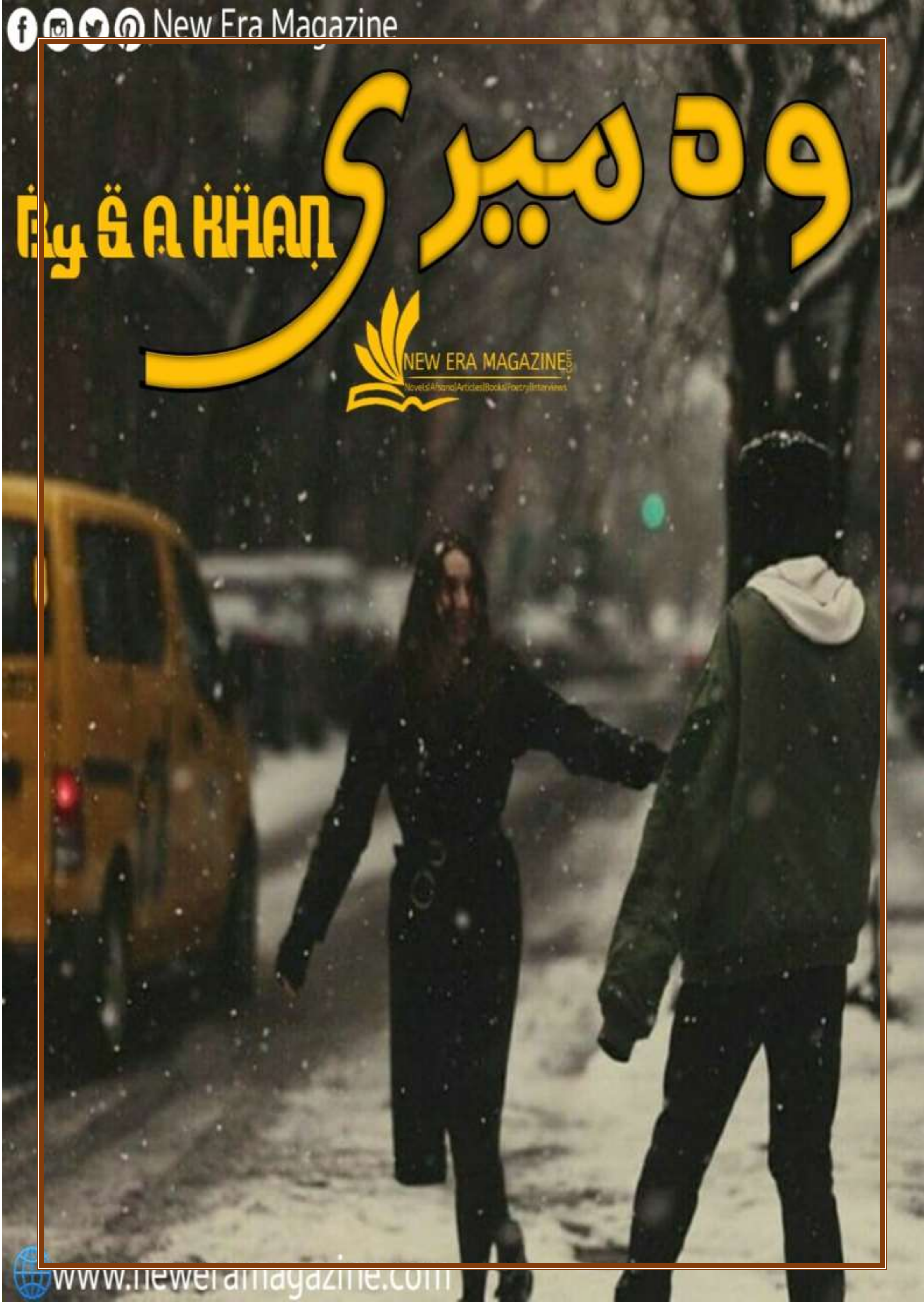
New Era Magazine
وہ میری
By S A KHAN
NEW ERA MAGAZINE
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

وہ میری

BY S A KHAN

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

فرھانہ ملک اور مصطفی ملک کی شادی ان کے والدین کی مرضی سے ہوئی مصطفی ملک کو سیاست سے لگاؤ تھا اور اسی کو مد نظر رکھتے ھوئے انھوں نے شادی کے بعد اپنی سیاسی پارٹی بنائی ان کی اک بیٹی تھی ماہنور جوان کے شادی کے سات سال بعد پیدا ہوئی ماھنور میں ان کی جان تھی صبح مصطفی ملک اس وقت تک شروع نہیں ہوتی تھی جب وہ نور کو دیکھ لیتے۔۔۔ماہ نور کو اندھیرے سے بہت ڈر لگتا تھا ایک دفعہ بچپن میں وہ اپنی دادی کے پاس تھی کہ رات کو بجلی چلی گئی اور اس کی دادی کی طبیعت خراب ہو گئی مانور بہت چھوٹی تھی جبکہ گھر میں کوئی نہیں تھا اور جب تک سب آئے تب تک اس کی دادی وفات ہو چکی تھی تب سے ماہنور کو اندھیرے سے بہت ڈر لگتا تھا ماھنور کو بچپن سے migraine کی پرابلم تھی مصطفی ملک اور ان کی بیگم خاص طور پر ھر وقت ماھنور کے ساتھ رہتے تھے ان کی family میں سب کو ھی ماھنور کی بیماری کا پتا تھا اب تو وہ کافی وقت سے بھتر تھی۔۔۔ماھنور کی engagement اسکے czn ایان سے ھوی ماھنور جس کی عمر 17 سال تھی اور ساتھ میں بڑی بڑی آنکھیں جو بھوری رنگ کی تھی اور معصومیت سے بھری ہوئی تھی جو اس کی سفید رنگت کے ساتھ اچھی لگ رہی تھی ایان اس کی پھپھو کا بیٹا تھا ایان کو شروع سے ہی ماھنور بہت پسند تھی مصطفی صاحب جانتے تھے کہ ان کی بیٹی کی جان کو خطرہ ہے کیونکہ وہ بہت بڑی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سیاستدان تھے اسی وجہ سے لوگوں ان کی کامیابیوں سے حسد کر رہے تھے اسی لیے وہ اپنی نور کی شادی بہت جلد کروانا چاہتے تھے دو ہفتے بعد ان کی بیٹی نور کی شادی تھی کیوں کہ اس مہینے کے آخر میں الیکشن ہونے دے اور وہ چاہتے تھے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی سے فارغ ہو کر اپنی سیاست کو آگے بڑھائیں

فرحت بیگم اور ایاز شاہ صاحب جن کی دو اولادیں ہے اپنی چھوٹی سی فیملی میں بہت خوش تھے ان کا اپنا بہت بڑا بزنس تھا وہ چاہتے تھے کہ ان کا بیٹا ان کی بزنس کو آگے بڑھائیں مگر ان کا بیٹا ازھاد شاہ جس کو سیاست سے بہت لگاؤ تھا آزھاد کی گہری نیلی آنکھیں کسی کو بھی اپنی طرف مائل کر سکتی ہے اور انداز ایسا کہ کوئی بھی اس سے آسانی سے بات نہ کر پائے 27 سال کی عمر سے ھی اس نے سیاست میں حصہ لیا اب وہ ہر حال میں جیتنا چاہتا تھا الیاس جو کہ اس کا بہترین دوست تھا ہر کام میں اس کی مدد کرتا ہے آزھاد شاہ کو اپنی سے 5 سال چھوٹی بہن سے بہت محبت تھی وہ صرف اسی کے نخرے اٹھاتا تھا ازھاد شاہ کو یقین اس بار وھی جیتے گا مگر پھر بھی وہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا اس لیے اس نے اپنے منیجر کو کال کر کے مصطفی ملک جو کہ اس کی مخالف پارٹی سے تھا

اس کی بارے پوری انفارمیشن لانے کو کہا اس کی فیملی اور ھر دوسری activity
کے بارے میں....

دوسری طرف نور کی شادی کی تیاریاں عروج پر تھی ہر آئے دن وہ لوگ بازار شاپنگ
کے لئے جاتے تھے مصطفیٰ صاحب کی خاص ہدایت پر gards کو اپنے ساتھ لے
جاتے تھے ایان کو تو مانو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ اس کی شادی ہو رہی ہے۔۔۔ نور سے
شادی اس کا بچپن کا خواب تھا جو کہ پورا ہونے جا رہا تھا شادی میں اک ہفتہ رہ گیا مصطفیٰ
صاحب بھی شادی کے کاموں میں مسروف تھے۔۔۔

آنے والے خطرے سے انجان

آزھاد کے آنے سے پہلے اس کے مینجر مظفر نے فائل اس کے table پر رکھی اور
آزھاد شاہ کے آتے ھی فوراً اٹھے آگاہ کیا کہ فائل تیار ھیں جبکہ آزھاد نے مہز سر ہلا کر
فائل کو کھولا جس میں مصطفیٰ ملک کی family کے بارے میں سب کچھ

detailسے لکھا تھا مگر آزھاد کی نظر ماھنور کے نام پر رکھ گئی اور پر سوچ نگاہ اسے دیکھتا تھا اور پر جب اسنے آگے دیکھا کہ اک ھفتے بعد اسکی شادی ھیں تو فورا اسکے چہرے پر مسکان آئی کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ مصطفی ملک کیوں اپنی بیٹی کی شادی جلدی کروا رہا ہیں اسنے مظفر سے کھ کر مصطفی صاحب کی بیٹی کو اٹھانے کا فیصلہ کیا اور اس کو ٹارچر سل میں رکھنے کا کہا اور یے کام جلد از جلد کرنے کا کھا۔۔۔ھاھاھا اب آزھاد شاہ کی جیت یقینی ہو گئی اب دیکھنا مصطفی ملک کی آزھاد کیا کرتا ھیں Because Azhad shah is back.ھاھاھاھا.........

****

آج ازھاد شاہ الیاس سے ملنے آیا تھا وہ چھونکے اپنا نیا بزنس شروع کر رہا تھا اسی لیے آج کل مصروف تھا۔۔۔ہاں تو میرے یار بتا تیاریاں کیسے چل رہی ہے اگر کہیں پر بھی میری ضرورت ہو تو میں حاضر ہوں جس پر آزھاد نے کہا کہ نہیں یار میں نے سارا کچھ ہینڈل کر لیا ہے اور پھر کچھ سوچ کر مسکرا دیا۔۔۔ویسے یار اگر تم فری ہو تو میں شاپنگ کرنا چاہتا ہوں دونوں مل کر چلے گئے آزھاد نے اس آفر کی۔۔۔ہاں یار میں بھی بہت بور ہو رہا تھا چلو چلتے ہیں اور پھر وہ دونوں چلے گئے

www.neweramagazine.com

ماما میری تھوڑی سی شاپنگ رہتی ہے کیا آج ہم بازار چل لے نور اب کتنی شوپنگ کرو گی تین دن رہ گئے ہیں تم مسلسل دو ہفتوں سے شاپنگ کر رہی ہو ویسے بھی آج میری طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے جب تمہارے بابا آجائے تو ان کے ساتھ چلی جانا تو یہ سن کر نور کا منہ بن گیا۔ کیا ماما بابا تو اتنے لیٹ آتے ہیں میں ان کے ساتھ کیسے جاؤں گی تو بیٹا بابا کو فون کر کے ان سے کہو کہ وہ جلدی آجائے ٹھیک ہے ماں میں ابھی فون کرتی ہوں بابا کو۔۔۔نور مسلسل بابا کو فون کر رہی تھی لیکن مصطفی صاحب فون نہیں اٹھا رہے تھے اللہ کر کے مصطفی صاحب نے فون اٹھالیا۔۔۔ہیلو بابا میں کب سے آپ کو فون کر رہی ہوں لیکن آپ میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہے نور نے فورا شکوہ کیا ہوا میرا بیٹا۔۔۔ بابا کی جان بیٹا بابا مصروف تھے اس لیے فون نہیں اٹھا رہے تھے بتاؤ میری بیٹی کیوں مجھے فون کر رہی تھی۔۔۔ بابا میں آج شاپنگ کرنا چاہتی تھی لیکن ماما کی طبیعت خراب ہے وہ کہہ رہی ہے کہ بابا کے ساتھ جاو لیکن آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ بھی مصروف ہے میں کس کے ساتھ جانگی۔۔۔اوہ یہ تو بہت بڑی مصیبت ہو گئی چلو کچھ حل نکال لیتے ہیں آپ ایسا کرے کہ گارڈز کے ساتھ چلی جائے اور جلدی واپس آ

جائے گااور اس نے ok بابا کہتے ہوئے فون رکھ دیا

آج mall میں معمول سے زیادہ رش تھااور وہ مسلسل ایک گھنٹے سے ادھر ادھر گھوم رہی تھی لیکن سمجھ نہیں آرہا تھا آخر میں کچھ ادھر ادھر کی چیزیں لینے کے بعد جیسے ہی وہ نیچے کی طرف جانے لگی کہ اچانک ہر طرف سے آوازیں شروع ہو گی ہے کہ mall میں Bom ہیں اور یہ سنتے ہی نور کے چہرے کا رنگ اڑ گیا ابھی وہ ادھر دیکھ رہی تھی کہ اچانک ایک خوفناک آواز سے پورے ماحول میں شدید چیخ وپکار ہر جگہ شروع ہو گیا ہر جگہ آگ خون اور دھواں تھا۔۔۔۔۔

آزھاد شاہ اور الیاس mall کی طرف جارہے تھے مگر اچانک آزھاد کو ایک ضروری کام یاد آگیا اور پھر آدھے گھنٹے کے بعد جیسے ہی ہو mall کی طرف گئے کہ اچانک اک تیز آواز سے ہر طرف صرف آگ دھواں اور لوگوں کی چیخ وپکار شروع ہوئی۔۔۔الیاس نے فوراً آزھاد کو ایک طرف کیا اتنے میں آرمی کے جوان پہنچے اور انھوں نے آگ پر قابو پانے کی کوشش شروع کی یہ سب دیکھ کر آزھاد کا دماغ سن ہو

گیا تھا۔۔۔۔

اور دوسری طرف جیسے ہی مصطفی صاحب کو یہاں کے دھماکے کا معلوم ہوا تو انہوں نے سب سے پہلے اپنے گھر فون کر کے نور کی خیریت دریافت کی لیکن جیسے ہی انہیں پتہ چلا کہ نورا بھی تک نہیں آئی تو انہوں نے پریشانی کی حالت میں گاڑی mall کی طرف روانہ کی وھاں پہنچ کر سب سے پہلے اپنے gards سے کہہ کر نور کو ڈھونڈنا شروع کیا بہت دیر کے بعد بھی ماہ نور کا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ اچانک ایک آرمی آفیسر نے ان سے کہا کہ ھم نے لاشیں ہسپتال پہنچادی ہے آپ چاہیں تو ان میں سے بھی دیکھ سکتے ہیں تو یہ سن کر مصطفی صاحب کی آنکھوں میں آنسو آگئے یہ سوچ کر کے ان کی جان سے پیاری بیٹی کس حال میں ہو گی اور فوراً گاڑی میں بیٹھ کر ہسپتال کی طرف روانہ ہوئے ہر طرف میڈیا پر اسی بارے میں باتیں ہو رہی تھی کوئی اس کو دہشت گردی کا نام دے رہا تھا اور کوئی اس کو یہ کہہ کر دکھا رہا تھا کہ یہ سیاست کی وجہ سے لوگ اپنی پارٹیوں کے لیے ہمدردیاں بٹور رہے ہیں۔۔۔۔

جیسے ہی مصطفی صاحب ہسپتال پہنچے تو وہاں پر دیکھا کہ بہت سے لوگوں کی حالت بہت

خراب تھی ان کے گھر والے انہیں دیکھ کر رو رہے تھے یہ سب دیکھ کر اور اپنی بیٹی کا
خیال آیا اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے نہ جانے ان کی پیاری بیٹی کس حال
میں ہیں انہوں نے تو کبھی اس کو معمولی سی خروج بھی انے نہیں دی اور یہاں پر پتہ
نہیں وہ کس حال میں ہو گی ہر طرف دیکھنے کے بعد بھی انہے ما نور کا کچھ پتہ نہیں چلا
جب اچھانک ڈاکٹر نے ان سے کہا کہ کچھ مریضوں کی حالت بہت خراب ہے اور وہ آئی
سی یو میں ہے یہ سن کر مصطفی صاحب کو فورا نور کا خیال آیا اور انہوں نے ڈاکٹر کو بلایا اور
انہیں ماہ نور کی تصویریں دکھائیں جسے دیکھ کر ڈاکٹر نے فورا انہں کہا ان میں سے ایک یہ
بھی ہے اور کہ ہاں اس مریضہ کی حال بہت خراب ہے اور یہ سن کر مصطفی صاحب
صاحب زمین پر بیٹھ گئے کہ اب کیا ہو گا وہ یہ خبر ماہ نور کی ماں کو کیسے سنائیں گے ابھی دو
تین دن بعد اس کی شادی ہو رہی تھی اور اب اچھانک یہ کیا ہو گیا اتنے میں انہوں نے
فون نکالا اور گھر فون کر کے کے فرحانہ بیگم کو ماہ نور کی حالت کے بارے میں بتایا جسے
سن کر وہ رونے لگی اور کچھ ھی دیر میں gards کے ساتھ ہسپتال پہنچ گئی اور انہوں
نے جیسی اپنے شوہر کو دیکھا جو سر جھکائے ماہ نور کے لیے دعا کر رہے تھے اس تھوڑی
سی دیر میں وہ برسوں کے بیمار لگ رہے تھے تو فورا مصطفی صاحب کے پاس پہنچی اور ان
سے وہ نور کی حالت کے بارے میں پوچھا تو مصطفی صاحب بھی ان سے دعا کرنے کا کہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جسے سن کر انہیں اور رونا آیا کہ کاش وہ کبھی بھی اسے آج کے دن جانے نہ دیتی مگر جو ہونا تھا وہ تو ہو کر ہی رہتا ہے۔۔۔ پھر کچھ ہی دیر میں ڈاکٹرز نے آکر انہیں بتایا کہ ان کی بیٹی اب خطرے سے باہر ہے جسے سن کر وہ کھل سے گئے اور فوراً شکرانے کے نفل ادا کیے۔۔۔اور پھر صبح ماہ نور کو جب ہوش آیا تو اس نے خود کو ہسپتال کے کمرے میں پایا اور جیسے ہی اس نے یاد کیا کہ کل کیا ہوا تھا تو رونا شروع کیا ہوا ماہ نور کے رونے کی آواز سن کر فوراً فرحانہ بیگم اس کے پاس آئیں کیا ہوا میری بیٹی کیوں اتنی رو رہی ہے کہیں تکلیف ہو رہی ہے کیا ڈاکٹر کو بلاؤ اور اتنے میں مصطفیٰ صاحب بھی باہر سے آئے تو فرحانہ بیگم نے انہیں آواز دے کر بلایا مصطفیٰ صاحب پتہ نہیں یہ کیوں اتنی رو رہی ہے یہ سنتے ہی مصطفیٰ صاحب فوراً نور کے پاس آئے اور اس سے پوچھا میرا بیٹا کیوں رو رہا ہے تو اس نے کہا بابا کل مجھے لگا کہ میں مر جاؤں گی ہر طرف لوگوں کی خون تھی اور پھر پتہ نہیں کون مجھے وہاں سے باہر لے آیا مجھے لگا میں آپ سے کبھی بھی نہیں مل پاؤں گی اور اس نور کو گلے لگایا نہیں میرا بیٹا کچھ نہیں ہوا بس اب اپنے اللہ کا شکر ادا کرنا ہے کہ اس نے آپ کی جان بچائی اور اب آپ نے جلدی سے ٹھیک ہو جانا ہے اور دیکھو تمہیں کتنی چوٹ آئی ہے اس طرح سے رو گی تو تمہیں اور تکلیف ہو گی جسے سن کر ما نور خاموش ہو گئی۔۔ پھر کچھ دیر بعد نرس نے آکر ماہ نور کو دوائی دی جسے کھا کر وہ سو

گئی۔۔۔۔

ماہ نور کی ایکسیڈنٹ کا سن کر آیان فوراً دوڑتا ہوا آیا اور جیسے ہی ماہ نور کے ہاسپٹل کے روم کا دروازہ کھولا تو اندر فرحانہ بیگم اکیلی بیٹھی تھی اور ماہ نور بیڈ پر دوائیوں کے اثر سے سو رہی تھی اور اس کے سر پر بندھی ہوئی تھی اور ایک ہاتھ میں کینولہ جبکہ دوسرے ہاتھ پر پٹی بندھی تھی معمولی سی خروچ تھی اس ہاتھ پر۔۔۔ایان فوراً اپنی مامی کے پاس گیا۔۔مامی اب کیسی طبیعت ہے ماہنور کی مجھے جیسے ہی پتہ چلا میں فورن آیا میں دوسرے شہر میں تھا جب کہ آتے ہوئے راستے میں پولیس کی ناکا بندی تی دھماکے کی وجہ سے بس اسی وجہ سے دیر ہو گئی کاش میں جلدی پہنچ سکتا تو آپ کی کچھ مدد ہی کر دیتا۔۔۔ارے نہیں بیٹا کوئی بات نہیں اب نور پہلے سے بہتر ہے اللہ نے کرم کیا ہم پر ورنہ میں اور تمہارے ماموں تو کافی ڈر گئے تھے۔۔۔اچھا شکر ہے چلے میں ذرا ڈاکٹر سے مل کر آتا ہوں اور ماموں جان کہاں پر ہے۔۔۔بیٹا وہ ابھی باہر گئے ہیں انہیں مختلف فون کال ارہے تھے اسی لیے وہ ان سے بات کرنے گئے ہیں۔۔۔۔اچھا ٹھیک ہے آپ بیٹھے میں ڈاکٹر سے مل کر پھر آپ کے لیے کچھ کھانے کو لاتا ہوں یقیناً آپ نے کچھ بھی

نہیں کھایا ہو گا۔۔۔۔۔

مصطفی صاحب جب ہاسپٹل کے اندر آرہے تھے تو انہیں راستے میں ایان canteen کی طرف سے آتا ہوا دکھائی دیا تو وہ فوراان کی طرف گئے اور کہا بیٹا شکر ہے کہ تم آگئے ماہ نور کو اس حالت میں دیکھ کر ہاتھ پیر سن سے ہو گئے مگر میں نے پھر بھی ہمت سے کام لیا یہ سوچ کر کہ اگر میں نے ہمت ہاری تو فرحانہ بیگم کا کیا ہو گا۔۔۔ شکر ہے اللہ کا ماموں کہ اب ماہ نور ٹھیک ہے ورنہ میں بھی سچ میں بہت ڈر گیا تھا۔۔۔ بیٹا وہ میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا تھا اگر تم برا نہ مانو تو کیا ہم شادی کچھ دنوں کے لیے ملتوی کر دیتے کیونکہ ابھی بھی ماہ نور کی طبیعت ٹھیک نہیں نہیں اور میں اس کو اس حالت میں نہیں اکیلا چھوڑ سکتا بیٹا پلیز میری بات کو سمجھنا۔۔۔۔ ارے کوئی بات نہیں ماموں اگر آپ نہ بھی کہتے تو میں خود آپ سے یہ کہنے والا تھا کہ ہم ماہنور کو اس حالت میں زیادہ دیر بیٹھا کر بھی نہیں رکھ سکتے اور ویسے بھی جب ماہنور ٹھیک ہو جائے گی تو ہم آرام سے سارے فنکشن کے ساتھ شادی کریں گے۔۔۔ یہ ہوئی نہ بات بیٹا خوش رہو اللہ تمہیں کامیاب کرے چلو اندر چلتے ہیں اندر تمہاری امی اکیلی ہو گی۔۔۔ اور ساتھ ھی وہ دونوں اندر کی طرف گئے۔۔۔۔

اور یہاں پر آزھاد نے اپنے منیجر کو بلا کر پوچھا کہ میں نے تم سے کوئی کام کرنے کو کہا تھا جو کہ اب تک نہیں ہوا سر ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں لیکن اس دن جو دھما کہ ہوا اس میں مصطفی صاحب کی بیٹی بھی زخمی ہو گئی تھی اسی لیے وہ ہاسپٹل میں ہے اور ان کی شادی بھی ڈیلے ہو گی ہمارے آدمی تیار بیٹھے ہیں جیسے ہی انہیں موقع ملے گا مصطفی صاحب کی بیٹی کو لے آئیں گے۔۔۔اور اذہان نے سر ہلا کر یہ کام جلد ہی پورا کرنے کو کھا کیونکہ الیکشن میں کچھ ہی دن رہ گئے ہیں اور فون اٹھا کر گھر کی طرف روانہ ہوا کیونکہ اس کو بار بار اپنی چھوٹی بہن نازلی کی کال آ رہی تھی

اور یہاں ایان نے فرحانہ بیگم کے لیے اور ماہ نور کے لئے کھانا لایا تھا جبکہ ماہنور بھی ابھی اٹھ چکی تھی اسے دیکھ کر آیان فوراً اس کی طرف آیا اور اس کی خیریت معلوم کی جبکہ کہ ماہ نور نے اس کے چہرے کی پریشانی دیکھ کر کر فوراً کہا ہاں میں ٹھیک ہوں مگر آیان پھر بھی پریشان تھا اور ساتھ ہی کہا ہاں پتا ہے مجھے کہ تم کتنی ٹھیک ہو لیکن ایک طریقہ ہے جس سے تم جلدی ٹھیک ہو جاو گی اس کے لیے جلدی سے یہ سوپ ختم کرنا ہو گا

جسے دیکھ کر نور کا منہ پھول گیا اور کہا مجھے یہ نہیں کھانا جب کہ ایان کوئی بھی رعایت کرنے کو تیار نہیں تھا تو نور نے فورا بابا کو آواز دی کے بابا آپ دیکھیں نہ یہ کے آیان مجھے زبردستی یہ بدزایقہ سوپ پھلا رہا ہے لیکن مصطفی صاحب بھی آج کوئی مدد نہیں کر رہے تھے کیونکہ ماہ نور کا یہ سوپ پینا بہت ضروری تھا اور یہ سن کر ماہ نور نے ایک خاءف بری نگاہ بابا پر ڈالی اور ماما کے ہاتھ سے سوپ کھانے لگی جو کہ ایان نے انہیں دیتی۔۔۔پھر نور نے بابا سے پوچھا اچھا بابا می گھر کب جاوگی صبح سے ہاسپٹل میں ہوں یہاں پر بور ہو گئی ہوں جس پر مصطفی صاحب نے کہا کہ ڈاکٹر سے میں نے بات کی ھیں اور وہ چار دن تک رکھنے کا کہا ہے مگر آپ فکر نہ کے میں تین دن تک ڈاکٹر سے کہہ کر آپ کو ڈسچارج کروا دوں گا اور یہ سنتے ہیں ہیں ماہ نور کا منہ کھلا رہ گیا اور ساتھ کہاں بابا اتنے سارے دن مجھے یہاں پر اتنے سارے دن نہیں رہنا یہاں کی اتنی گندی smll ہے بس مجھے کچھ نہیں سننا مجھے کل گھر جانا ہے جس پر ایان نے اسے سخت گوری سے نوازا اور کہاں میڈم ہم آپ کو یہاں پر bor نہیں ہونے دیں گے اسی لئے آپ تین دن تک یہی رہیں گی ... that's final جب کہ ماہ نور نے خفگی سے منہ دوسری طرف موڑ لیا۔۔مگر آج ایان ماہ نور کے ان طریقوں کو خاطر میں نہیں لانے والا تھا

اسی طرح دو دن گزرتے چلے گئے اور ایان نے ماہ نور کا بہت سارا خیال رکھا اور جب
تیسری دوپہر کو مصطفی صاحب آئے تو انہوں نے ایان کو گھر جانے کا کہا کیونکہ وہ دو
دنوں سے مسلسل ہاسپٹل میں ہی تھا اسی لئے مصطفی صاحب نے جانے کو کہا بلکہ یہ کہنا
زیادہ مناسب ہو گا کہ ماہنور نے ایان کو زبردستی روکا تھا کہ جب وہ اس کی وجہ سے
ہاسپٹل میں رہے گی تو آیان بھی کیوں نہیں رہے گا ماہ نور نے ایان کو ایک طرح سے یہ
سزا دی تھی کیونکہ وہ آج اس کی وجہ سے ہاسپیٹل میں تھی بقول ماہ نور کے کے ایان
اسے انٹرٹین کرنے کیلئے hospital میں تھا اسی لیے ایان کو زبردستی گھر بھیجا اور
پھر مصطفی صاحب نے نور سے بہت سی باتیں کی اور پھر شام کے وقت انہیں ایک
ضروری کال آئی تھی جسے سننے کے لیے وہ باہر چلے گئے۔۔۔اور جب واپس آئے تو ماہ
نور کو گھر جانے کے لیے تیار رہنے کا کہا اور ساتھ یہ بھی کہا کہ میں ایک ضروری کام
سے باہر جا رہا ہوں کچھ دیر میں ایان تمہیں گھر لے جانے کے لیے آئے گا اور یہ کہہ کر
مصطفی صاحب نے ماہ نور کا سر چوم کر چلے گئے جبکہ مانور ایان کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

دوسری طرف آیان جو کہ ماہنوں کو لینے آ رہا تھا اور ساتھ میں یہ بھی سوچ رہا تھا کہ کس
طرح مشکل سے انہوں نے مل کر ماہنور کو سنبھالا تھا کیونکہ کہ ماہ نور کو پہلے ہی مائی

گرین کی مریض تھیں جبکہ کہ ماہ نور کی آب کی رپورٹ کے مطابق نور کو برین ٹیومر
بھی ہیں اور یہ سن کر ایک قیامت گزری جبکہ فرحانہ بیگم یہ سن کر خوب روئی کہ ان کی
جان سے پیاری میری بیٹی کس تکلیف میں ہے جبکہ دوسری مصطفیٰ صاحب بھی سخت
پریشان تھے آگے ھی الکشن سر پر تھے جبکہ ایان نے انہیں یہ کہہ کر مطمین کروایا کیا
کہ وہ شادی کے بعد بھی ماہنور کا علاج کروائے گا اور سب کے مشورے سے ماہ نور سے
یہ بات چھپائی گئی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہ نور ایان کا انتظار کر رھی تھی کہ کچھ لوگ اس کے hospital روم میں اۓ اور
ماہنور کو کچھ بھی سوچنے کا موقع دیے بغیر اسے بہوش کر دیا۔۔۔اسے جلدی سے ویل
چئر پر بیٹھا دو اور کسی کی نظروں میں آئے بغیر باہر لے جائو اور ڈینجر روم میں لے چلو
میں سر کو بتا کر آتا ہوں۔۔۔اور وہ سر ہلا کر نور کو لے جانے لگے

ازھان شاہ پارٹی کی ایک ضروری میٹنگ سے آ رہا تھا کہ اس کا مینیجر اس کی طرف
آیا۔۔۔سر ایک ضروری بات کرنی ھیں اگر آپ کے پاس وقت ہو۔۔ازھا دنے رک

کر سر ہلایا۔۔۔ سر کام ہو گیا کچھ دیر میں اسے ڈینجر روم میں پہنچا دے گے۔۔۔ بہت خوب میں فری ہو کر ملاقات کا شرف بخشتا ہوں میڈم کو بہت انتظار کروایا ہے اس نے مجھے۔۔۔

صبح جب نور کو ہوش آیا تو خود کو ایک عجیب سی جگہ پر پایا جہاں باہر سے کوئی روشنی اندر نہیں آرہی تھی اس لیے اسے اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ باہر دن ہے یہ رات۔۔ بس ایک چھوٹا سا بلب تھا جو کمرے میں ایک عجیب سا خوفناک سا منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔ کچھ دیر اس جگہ کو پہچاننے میں گزرے مگر پھر hospital کا وہ منظر یاد آیا تو جٹ سے اٹھ گئی مگر اندھیرے کے خوف سے وہی نیچے بیٹھ گئی م م ماما کہاں ہو آپ plzzz ک کوئی ہیں م مجھے نکالے مجھے اندھیرے سے ڈر لگ رہا ہیں۔۔۔ ماما بابا کہاں ہے آپ۔۔۔۔ وہ مسلسل رو کر آوازے دے رہی تھی مگر کوئی ہوتا تو آتا۔۔۔۔

دوسری طرف ایان ہاسپٹل آیا تو روم میں کوئی بھی نہیں تھا ایک نظر پورے روم پر

www.neweramagazine.com

ڈال کر باہر کی طرف دیکھنے گیا مگر ہر جگہ دیکھنے کے بعد بھی ماہ نور کا کچھ پتا نہیں چلا تو اسنے فورا فون نکالا اور مصطفی صاحب کو آگاہ کیا۔۔تو مصطفی صاحب ایک ضروری جلسہ چھوڑ کر فورا آنے کا کہا ساتھ ہی پریشانی میں ڈی این جی کو کال کر کے سارے معاملے سے آگاہ کیا اور فورا کوئی action لینے کا کہا۔۔۔

آزھاد شاہ کل سے مصروف تھا اور کچھ دیر پہلے فارغ ہوا تھا کہ اچانک اسے یاد آیا کہ ماہ نور کو کل سے ڈینجر روم میں بند کیا ہوا ہے تو وہ فورا فون اٹھا کر باہر کی طرف گیا اور جیسے ہی وہاں پہنچا تو روم کا لاک کھولا۔۔۔ماہ نور کو جیسے ہی لگا کوئی آرہا ہے تو وہ فورا پیچھے ہوئی۔۔۔ازھاد نے جیسے ہی لائٹ on کی تو اسکی نظر ماہ نور پر گی تو دماغ میں پہلا خیال یہی آیا کہ یہ تو ایک بچی ہے مگر جیسے ہی ماہ نور نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تو آزھاد کے دل کو کچھ ہوا کیونکہ ماہ نور کی بڑی بھوری آنکھیں رونے سے لال ہو چکی تھی ماہ نور نے ڈر کر آزھاد سے کہا plzzz مجھے جانے دے م میری م ماما اور ب بابا میرا انتظار کر رہے ہو گے ی یہاں بہت اندھیرے ہے م مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ازھاد نے آہستہ سے قدم اس کی طرف آیا تو ماہ نور آہستہ سے پیچھے کی طرف ہونے لگی۔۔۔بابا

کے پاس جانا ہے چوٹی لڑکی تو ماہ نور نے جھٹ سے سرہاں میں ہلایا تو میں آپ کو لے جاں ئو گا مگر آپ کو بھی میرا ایک کام کرنا ھو گا بتاؤ کرو گی نا تو ماہ نور نے پھر سے سرہاں میں ہلایا۔۔۔ good تو پہلے تو آپ کو کھانا کھانا ہو گا ٹھیک ہے میں کچھ دیر میں بھیجتا ہو اور ایک لڑکی آئے گی وہ آپ کے پاس ہو گی پھر آپ کو ڈر بھی نہیں لگے گا۔۔ مگر ماہ نور نے کچھ کہنا چاہا تو آزھاد نے فورا کہا چلو میں چلتا ہو پھر آؤ نگا۔۔۔ نا جانے اسے کیوں وہ اس کے ساتھ سخت رویہ نہیں رکھ سکھا۔۔۔۔

ازھاد شاہ جیسے اٹھ کر دروازے کی طرح گیا تو دوبارہ پلٹ کر نور کو دیکھا اور کہا میرے ساتھ چلو تو نور بھی ڈرتے ہوئے اٹھیں کیوں کیونکہ اسے یہ جگہ صبح بہت ڈراؤنی لگ رہی تھی

یہ روم آزھاد شاہ نے ایک خوبصورت مگر چھوٹے سے گھر کے تہہ خانے میں بنائی تھی اوپر دو خوبصورت طرز کے کمرے تھے اور ایک اچھے سے ڈیکوریٹ کیا ہوا لاؤنچ تھا اب جب کہ اس نے نور کو ساتھ آنے کا کہا تو اسے وہ اوپر کی طرف لا یا وہاں اس کی ایک ملازمہ جو کہ تقریبا 50 کی لگ رہی تھی جو وہاں کی صفائی کرتی تھی کئی سالوں سے اسے نور کا خیال رکھنے کا اور کھانا دینے کا کہہ کر جانے لگا۔۔۔۔ وہاں سے نکل کر اس نے فورا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے مینجر کو بلایا اور کہا کہ یہ تم کس کو اٹھا لائے ہو تو مینجر اس کو غصہ میں دیکھ کر گڑ بڑا گیا۔۔ سر یہ وہی ہے مصطفیٰ صاحب کی بیٹی ماہنور ملک۔۔ مگر وہ تو ایک چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی۔۔۔ سر فائل میں لکھا تھا اس کی عمر کے بارے میں شائد آپ نے غور نہیں کیا۔۔۔ دیکھا تھا میں نے مگر وہ تو 17 کی نہیں لگتی میں سمجھا اس کی شادی کر رہے ہیں تو۔۔۔ اس نے جملا ادھورا چھوڑ دیا مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ مصطفیٰ صاحب اپنی بیٹی کو اتنی کم عمری میں کیوں شادی کروا رہے تھے اتنی بھی کیا جلدی تھی بھلا۔۔۔ خیر چھوڑو تم وہاں کی معلومات مجھے دو کہ وہاں کیا ہو رہا ہے مصطفیٰ صاحب یقیناً اس پریشانی کے ساتھ الیکشن نہیں لڑ سکتا اور وہ معذرت کر دے گا اس بار اور پھر میری جیت یقینی ہے کیونکہ the great Azhad shah کو کوئی بھی نہیں ہرا سکتا۔۔

یہ سوچے بغیر کہ محبت اچھے اچھوں کو ہلا دیتی ہے

اور وہاں فرحانہ بیگم کو وہ جب ماہ نور کی کی گمشدگی کا پتہ لگا تو انہوں نے رو رو کر خود کو ہلکان کر دیا ایان اور مصطفیٰ صاحب پوری کوشش کر رہے تھے کہ کسی طرح جلد از جلد نور کا پتہ لگایا جا سکے کیونکہ الیکشن میں صرف کچھ ہی دن تھے ہر طرف صرف

جلسے اور جلوس تھے مگر مصطفی صاحب نے ہر کام اپنی پارٹی کے حوالے کیا اور خود اپنی بیٹی کو ڈھونڈنے میں لگا ہوا تھا لیکن ہر ممکن کوشش کرنے کے بعد بھی ماہ نور کا کچھ پتہ نہ چل سکا انہوں نے ہسپتال کے سارے کیمرے چیک کیے مگر اس سے بھی ابھی کوئی پتہ نہ چل سکا سوائے اس کے کے کچھ لوگ ماہ نور کو ویل چیئر پر بیٹھا کر لے گئے اور خود انہوں نے اپنا get up change کیا ہوا تھا اس لیے وہاں سے اس سے زیادہ کوئی معلومات نہ مل سکی۔۔۔ یہاں تک کہ رات ہو گئی مگر ماہنور کا کچھ پتہ نہیں چل سکا یہ سوچ کر کہ ان کی بیٹی کس حال میں ہو گی نہ مصطفی صاحب کو نیند آ رہی تھی نہ فرحانہ بیگم کو۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہاں تک کہ دو دن گزر گئے مگر ماہ نور کا کچھ پتہ نہ چل سکا اور یہاں آزھاد شاہ جو یہ سوچ کے بیٹھا تھا کہ مصطفی صاحب الیکشن چھوڑ دیں گے مگر اب تک ایسی کوئی بھی بات سامنے نہیں یہی بات اسے پریشان کر رہی تھی اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا جسے سوچ کر اس کے ہونٹوں پہ مسکان آ گئی اور ساتھ خود سے کہا یہ میں نے پہلے کیوں نہیں سوچا۔۔۔۔

اور یہاں مصطفی صاحب یہ سوچ کر الیکشن سے پیچھے نہیں ہٹ رہے تھے کہ اگر وہ جیتنے تو وہ آسانی سے اپنی بیٹی کو ڈھونڈ سکیں گے جبکہ انہیں نہیں معلوم تھا کہ ان کا یہ فیصلہ ان کی بیٹی پر کیا ظلم ڈھائے گا

❤❤❤❤❤

آزھاد نے اپنے منیجر مظفر سے کہ کر رات تک مولوی اور گواہان کا انتظام کرنے کا کہا اور خود تیاری کرنے کے لئے mall کی طرف روانہ ہوا آخراس کے نکاح کی تصویریں کل کے news میں دھماکہ کرنے کے لئے کافی تھی۔۔۔

دوسری طرف mall میں اسے کچھ بھی پسند نہیں آرہا تھا آخر میں جب تھک کر وہ ایک دکان سے نکلا سامنے ہی ایک شیشے والی بڑی دکان میں ایک بہترین لال رنگ کا سادہ لیکن نفیس جوڑا تھا اور آزھاد فوراوہاں پہنچ کر اسے paked کروایا...اور نور والے گھر کی طرف روانہ ہوا کیونکہ ابھی نور کو بھی اپنی زبان میں سمجھانا تھا(یعنی دھمکی دے کر۔۔۔

اور یہاں ایان کا غصے سے برا حال تھا کہ اب تک کیسے نور کا کوئی پتہ نہیں چلا۔۔۔یہ کیسی پولیس نے جوابی تک ایک لڑکی کو تلاش نہ کر سکی۔۔۔ایان غصے سے چلا رہا تھا ان لوگوں سے کچھ نہیں ہو گا اب میں اپنے طریقے سے نور کا پتہ لگا دوں گا اور مصطفی صاحب خود پریشان حال بیٹھے تھے کہ ان کی بیٹی آخر جا کہاں سکتی ہے ایک دن رہ گیا الیکشن میں اور نور کا کچھ پتا نہیں تھا۔۔۔

آزھاد شاہ جیسے ہی وہاں پہنچا تو نور لانچ میں ہی بیٹھی تھی تو وہ سارے سامان کو ایک صوفے پر رکھ کر نور کے پاس ہی دوسرے صوفے پر بیٹھا آزھاد نے نور کے حوالے پر غور کیا وہ کچھ دنوں سے ایک ہی جوڑے میں تھی جس میں وہ آئی تھی بے اختیار اسے شرمندگی ہوئی کوئی کیوں کہ یہاں وہ اس کی ذمہ داری تھی۔۔ مگر پھر شرمندگی کو ایک طرف رکھ کر نور سے بات شروع کی۔۔۔۔ مگر نور ڈر کے مارے اوپر ہی نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔ مس ماہ نور آپ نے کہا تھا کہ آپ کو اپنے ماما بابا کے پاس جانا ہے تو کیا آپ اب بھی اپنے بات پر قائم ہیں۔۔ تو نور نے جٹ سے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔ تو آزھاد نے ایک نظر اس کے سر کو دیکھا اور پھر کہاں اس کے لیے تمھیں ان کپڑوں کو پہن کر

تیار ہونا ہو گا اور جب مولوی صاحب نکاہ میں آپ کی رضامندی پوچھے تو آپ نے صرف ہاں میں ہی جواب دینا ہو گا ورنہ آپ کبھی بھی اپنے ماں باپ سے نہیں مل سکتی۔۔۔تو ماہ نور کو رونا آیا مگر میری شادی تو آیان کے ساتھ۔۔۔ایک توڑ سے جملہ بی پورا نہ کر سکی کہ آزھاد نے اسکا جملا پورا بھی نہیں ہونے دیا تھا کہ اچانک آزھاد نے کہا اب ان سب باتوں کا کوئی بھی فائدہ نہیں کچھ دیر میں مولوی صاحب آرے ہے جاؤ تیار ہو جاؤ اس بار آزھاد نے اپنا لہجہ سخت کیا جسے سن کر نور فورا کمرے میں گئی اور آزھاد نے سامان ملازمہ کے ہاتھ کمرے میں بجھوایا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور پھر آدھے گھنٹے بعد ملازمہ کے زریعے نور کو بلایا گیا اور نور نے اپنے جوڑے کے ساتھ ہلکا سا makeup کیا تھا اور وہ بھی بمشکل کیونکہ آنکھوں سے مسلسل آنسوں نکل رہے تھے اس نے تو اپنے شادی کا ایسے نہیں سوچا تھا اور نہ ہی اس شخص کے بارے میں سوچا تھا جس کا اسے نام تک معلوم نہ تھا۔۔۔ماما بابا کی یاد الگ سے آرہی تھی۔

جب ملازمہ پیغام لے کر آئی تو نور بمشکل اٹھی اور باہر آئی اور کب نکاہ ہوا اس کو کچھ پتا نہ چلا جب ماہ نور سے پوچھا گیا نکاہ کا تو آزھاد نے اسے آواز دی جس نے اس کو خیالوں میں سے نکالا اور نور نے روتے ہوے قبول ہے کہا۔۔۔جب آزھاد نور کے پاس آیا تو

نور نے دیکھا سب لوگ چلے گئے ہیں۔۔ازھاد نے نور کا گھونگھٹ اٹھایا تو نور مسلسل رو رہی تھی اور رونے کے ساتھ کہا آپ نے کہا تھا کہ۔۔۔تو آزھاد فورا بولا ہاں لے چلو گا کچھ دن تک چلو منہ تو صاف کو کچھ تصویرے بھی لے لوں تا کہ لوگوں کو بھی تو پتا چلے the great Azhad shah نے شادی کر لی اور پھر تصویریں لینے کے بعد آزھاد نے اس کے آنسوں صاف کیے اور آرام سے سونے کا کہا۔۔میں یہی ہوں باہر کچھ دیر میں آتا ہوں۔۔۔نور کو روم میں بھیج کر آزھاد نے وہ تصویرے internet پر upload کی۔۔۔اور اب وہ صرف کل صبح کا انتظار کر رہا تھا کہ اب مصطفی صاحب کا کیا reaction ہو گا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آزھاد شاہ جیسے کمرے میں آیا تو اس کی نظر بے اختیار ماہ نور پر گئی جو کہ سو رہی تھی ابھی اس کے چہرے پر پر آنسوں کے نشان تھے اور اس نے ایک لمبی سانس خارج کی۔۔۔آج کتنا ماہ نور اسکی وجہ سے روئی تھی۔۔۔ازھاد قدم اٹھاتا بے اختیار اس کی طرف بڑھا اسے یاد آیا کہ آج وہ سادگی میں بھی کتنی حسین لگ رہی تھی۔۔۔شاید نکاہ کے بول کا ہی اثر تھا۔۔اس نے خود بھی کبھی اس طرح اپنے نکاح کا کبھی بھی نہیں سوچا تھا اسے معلوم تھا جب اس کے گھر والوں کو اس کی بہن کو اور بہترین دوست الیاس کو

جب معلوم ہو گا تو وہ کتنا اس سے خفا ہو گا مگر جو ہونا تھا ہو چکا تھا۔۔آج کا دن واقع تھکا دینے والا دن تھا۔۔کپڑے تبدیل کر کے اس کا بھی سونے کا ارادہ تھا اسے یاد آیا کہ آج اس نے روز کی طرح ہی ڈریسنگ کی تھی مگر وہ سادگی میں بھی کمال کا لگ رہا تھا شاید اس کی پرسنلٹی کا اثر تھا۔۔۔

جب وہ چینج کر کے آیا تو نور کے ساتھ bed کے دوسرے طرف آ کر لیٹ گیا اور یہ ایک بے اختیار عمل تھا کہ اس نے ماہ نور کے سر کو چوما۔۔اسے معلوم تھا کہ اچانک سے سب کچھ ہوا تو ماہ نور کو یہ رشتہ سمجھنے میں وقت لگے گا۔۔۔اور اتنے دنوں سے اکیلے رہنے اور ڈر کی وجہ سے ماہ نور ٹھیک سے سو بھی نہیں سکی اسی لیے آج کسی کی موجودگی سے وہ قدر سکون سے سو رہی تھی۔۔۔

اور صبح ازھاد کے اٹھنے سے پہلے ہی وہ ساری تصویریں میڈیا پر وائرل ہو گئی تھی اور واقعی وہ ایک دھماکے دار خبر ثابت ہوئی ہر ایک نیوز چینل ہر میڈیا کے ویب سائٹ پر یہی خبر تھی۔۔۔

دوسری طرح ایان جو صبح اٹھا تو اس کے ایک دوست نے اسے ماہ نور اور آزھاد کی

تصویریں سینڈ کی جسے دیکھ کر وہ سکتہ میں آگیا اس کی نور کسی اور کے ساتھ تھی وہ بھی اس شخص کے نکاہ میں یہ خیال بھی جان لیوا تھا۔۔۔ مگر یہ سوچ کر اس نے خود کو تسلی دی کہ ضرو اس شخص نے زبردست اس کے ساتھ نکاح کیا ہو گا اور وہ اپنی نور کو بچا لے گا۔۔ وہ فورا مصطفی صاحب کے پاس جانا چاہتا تھا تاکہ انہیں بھی اس سب کے بارے میں بتا سکے۔۔۔ مگر جیسے ہی ایان ملک وایلا پہنچا تم استغفی صاحب کو الگ بلا کر بات کرنے کا کہا اں اور جیسے ہی وہ study room میں گئے تو ایان نے نے مصطفی صاحب کو ساری تصویریں دکھائیں اور ساتھ میں یہ بھی کہا کہ اس شخص نے ہماری نور سے زبردستی نکاہ کیا ہے۔۔۔ یہ سن کر مصطفی صاحب لڑکڑا کر صوفے پر بیٹھ گئے انھیں رہ رہ کر نور کا خیال آرہا تھا کہ آخر اس کی پیاری بیٹی کس حال میں ہو گی کل ایکشن ہونے والا تھا اور آج یہ سب۔۔۔ ان کے تو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔۔۔ جب اچانک باہر سے کچھ گرنے کی آواز آئی ایان اور مصطفی صاحب فورا باہر گئے تو فرحانہ بیگم جو انھیں ناشتہ کرنے کے لیے بلا رہی تھی انہوں نے بھی سب سن لیا اور نور کا خیال آتے ہی وہ بے ہوش ہو کر گر گئی۔۔۔ مصطفی صاحب نے فورا ایان کو ایمبولینس بلانے کا کہا۔۔۔

اور یہاں ازھاد جب صبح اٹھا تو دیکھا کہ نورا اسکے لاے ہوے سادہ سے black کپڑوں میں ملبوس تھیں جس پر ہلکا سی embroidery ہوئی تھی شاید وہ ابھی نہا کے نکلتی تھی اور یہ کالا رنگ اس کی رنگت پر خوب جچ رہا تھا اور اس پر اس کی حسین آنکھیں۔۔۔ازھاد خود بھی اٹھ کر واش روم چلا گیا۔۔اور شاور لے کر باہر نکلا تو نور کمرہ سمیٹ رہی تھی کی بے اختیار یار آزھاد کو لگا جیسے نورا سے ignore کر رہی ہے اور وہ جو اپنے ہی خیالوں میں تھی اچانک افراد پر ڈر سے اچھلی۔۔کیوں کہ آزھاد نے پیچھے سے اس کے گرد بازو پھیلا کر اور اپنی ٹھوڑی اس کے کندھے پر رکھی اور کہا good morning dear wife لیکن جے کچھ وقت تک وہ کچھ نہ بولی تو آزھاد نے فوراً اس رخ اپنے طرف کیا۔۔تو دیکھا کے وہ ہمیشہ کی طرح انسو بہا رہی تھی۔۔ارررے چھوٹی لڑکی رو کیوں رہی ہو یار میں تو مزاق کر رہا تھا جب دیکھوں تو روتی رہتی ہو آخر آتے کہا سے ہے یہ آنسوں۔۔۔اچھا چلو ناشتہ کرتے ہیں ویسے بھی پھر کل تک میں بہت مصروف رہنے والا ہوں کیونکہ کل الیکشن ہے اور یہ سن کر نور کو پھر سے اپنے بابا یاد آنے لگی ہے۔۔۔

آزھاد جانتا تھا کہ آج سب لوگ اس سے شادی کے حوالے سے بات کرے گے اس لیے اس نے ناشتہ کرنے تک فون کو آف کر دیا تھا۔۔۔

ایان اور مصطفیٰ صاحب نے مل کر فورا فرحانہ بیگم کو ہسپتال منتقل کیا اور پھر وہاں بیٹھ کر دعائیں کرنے لگے۔۔۔بیٹی کا غم کم تو نہ تھا کہ اب فرحانہ بیگم کی یہ حالت دیکھ کر مصطفیٰ صاحب ٹوٹ سے گیے۔۔۔واقعی اولاد کا غم انسان کو ختم کرنے کے لیے کافی ہوتا ہے۔۔۔اور پھر کچھ دیر بعد ڈاکٹر نے مصطفیٰ صاحب کو فورا کہا کہ آپ کے پیشنٹ کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے آپ فورا ان پیپرز پر سائن کریں تا کہ ہم آگے کی کاروائی کر سکے ان حالات میں ایان نے مصطفیٰ صاحب کی حوصلہ افزائی کی اور انھیں امید دلاتے رہے کہ مامی ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔نور کی طرف سے انھیں یہ اطمینان تھا کہ وہ کہاں ہے اور یہاں سے فارغ ہونے پر ان کا ارادہ سب سے پہلے نور کو واپس لانے کا تھا۔۔۔

صبح ناشتہ کے بعد اندازے کے مطابق سب سے پہلے الیاس کا فون آیا اور آزھاد نے خود کو اس سے بات کرنے کے لیے تیار کیا۔۔۔ازھاد نے "ہیلو" ہی کہا تھا کہ الیاس شروع

ہو گیا۔۔۔یار یہ میں کیا سن رہا ہوں آزھاد ذرا وضاحت دینا پسند کرو گے۔۔۔ کیا سن رہے ہو مجھے کیا معلوم۔۔اوہہہ تو زرا tv on کرو معلوم ہو جائے گا۔۔اور آزھاد صاحب اچھا کہ کر tv on کرنے لگے۔۔اور جیسے ہی نیوز چینل on کیا تھا اندازے کے مطابق کل کی خبر ہر نیوز چینل پر شائع ہو رہی تھی۔۔تو آخر کار آزھاد نے اس سے کھل کر بات کی۔۔یارر یہ جو سب دیکھا رہے ہیں یہ سچ ہے میں نے کل ہی نکاہ کیا ہے اور وہ بھی مصطفیٰ ملک کی بیٹی سے۔۔اب تو بھی کچھ بول کب سے میں ہی بولا جا رہا ہوں۔۔۔

تو ایسا کیسے کر سکتا ہے وہ تو تم سے کافی چھوٹی ہے عمر میں۔۔ اگر تو مجھے پہلے بتاتا تو کیا ہوتا میں تجھے۔۔۔ابی وہ بات کر رہا تھا کہ اچانک رکا۔۔ایک منٹ کئی تو نے یہ شادی الیکشن جیتنے کے لئے تو۔۔۔اس نے دانستہ اپنا جملا چھوڑا۔۔یار کچھ ایسا ہی سمجھلے۔۔تو الیاس کو صدمہ لگا کیا!!!تو اتنی گری ہوئی حرکت کیسے کر سکتا ہے آئندہ مجھ سے بات بھی نہیں کرنا مجھے تم جیسا دوست نہیں چاہیے جو ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی بجائے دوسرے کو کمزور کر کے اس سے مقابلہ کرے بلکہ اصل کمزور تم ہو۔۔اور یہ کہ کر الیاس نے فون کاٹ دیا۔۔آزھاد کو الیاس سے اس قسم کے reaction کی امید نہیں تھی ملک یہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو اس کی توقع سے زیادہ خطرناک reaction تھا مگر جو بھی تھا اسے ہر حال میں اپنے بہترین دوست کو منانا تھا۔۔۔ازھاد نے کچھ دن پہلے اپنی بہن نازلی کو اپنے ماں باپ کے پاس انگلینڈ بھیج دیا تھا اس کی safety کے لیے۔۔اس لیے انہیں ابھی تک آزھاد کی شادی کا معلوم نہیں تھا اور وہ خود الیکشن سے فارغ ہونے کے بعد انہیں بتانے کا ارادہ کیا تھا۔۔۔

ابھی تو وہ خود پارٹی کے آخری اجلاس میں جانے والا تھا کچھ دیر تک کیوں کہ کل سے الیکشن شروع ہو رہے تھے اور انہیں پلیننگ بھی کرنی تھی۔۔۔اور جیسے ہی launch سے اٹھا۔۔تو دروازے کے قریب نور نا جانے کب سے کھڑی تھی اور نظر مسلسل tv پر تھیں جس پر کل نکاہ کی تصویریں دکھائیں جا رہی تھی۔۔سب سے پہلے تو آزھاد نے tv off کیا اور پھر اسکے قریب آیا نور کیا ہوا اس طرح کیوں کھڑی اور ٹی وی کو کیوں گھور رہی ہو۔۔تو نور کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی اور جب اس نے آزھاد کو دیکھا تو آزھاد کو لگا وہ اس میں ڈوب جائے گا۔۔اااززھاد یہ تصویریں tv پر کیسے آئی اا گر بابا یا یان نے دیکھا تو کیا ہو گا اور ساتھ ہی آنسوں اور تیزی سے نکلنے لگے۔۔تو آزھاد نے فورا اسے گلے سے لگایا۔۔۔پتہ نہیں کیوں اسے

ایان سے جلن سی محسوس ہوئی مگر اگلے ہی لمحے نور سے بولے۔۔۔ ششش چھوٹی لڑکی ہر مصئلہ کا حل رونا نہیں ہوتا۔۔اور ویسے بھی میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔۔تو اس لیے تمھیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔ٹھیک ہے نا۔۔تو نور نے سر ہاں میں ہلایا اور آزھاد نے نور کی ناک جو کہ رونے سے لال ہو چکی تھی اسے پکڑ کر ہلکا سا کھینچا اور پھر مسکرا کر اجلاس میں جانے کے لئے کپڑے تبدیل کئے۔۔اور نور نے آج پہلی بار آزھاد کو قریب سے دیکھا اور نور کو اسکی blue eyes بہت پسند آئی تھی۔۔ازھاد شاہ کی پرسنلٹی تھیں ہی ایسی کہ کوئی بھی اسکی طرف attract ہو سکتا تھا آسانی سے۔۔۔اور پر آزھاد چلا گیا مگر جانے سے پہلے نور سے کہا کہ وہ رات کو دیر سے آئے گا اس لیے وہ اسکا انتظار نہ کر بلکہ آرام سے سو جائے دروازے پر security guards موجود ہے۔۔۔جس پر نور نے فورا سر ہلایا۔۔اور آزھاد اللہ حافظ کہتا چلا گیا۔۔

دوسری طرف فرحانہ بیگم کا operation ابی تک جاری تھا۔۔ایان نے بہت مشکل سے انہوے پارٹی کی آخری اجلاس میں بھیجا کیونکہ ان کی پارٹی کافی مظبوط تھی

مگر آخری اجلاس میں نہ جانے پر انہیں کافی نقصان ہو گا۔۔اور یہ ان کی عمر کی محنت اور شوق کو پورا کرنے کا آخری موقع تھا مگر ان کا کسی طور بھی دل راضی نہ تھا آخر ایان سے تھک کر وہ چلے گیے۔۔کیونکہ ایان یہی تھا۔۔

اجلاس میں پہنچ کر ہر کوئی آزھاد سے اسکی شادی کے حوالے سے بات کر رہا تھا جس پر آزھاد نے انھیں بتایا کہ ہاں اس نے ایک چھوٹی سی تقریب میں نکاہ کیا مگر الیکشن کے بعد وہ ایک بڑے reception کا ارادہ رکھتا ہے جس سے سب مطمئین ہوے۔۔۔

رات کو نہ جانے کیوں نور کے سر میں درد شروع ہوا شائدٗ اتنے دنوں سے مسلسل بے آرامی اپنوں کی یاد یا پھر آنسوؤں کا نتیجہ سر درد کی شکل میں نکلا اسی لیے نور نے سر درد کی گولی کھا کر سونے کو لیٹ گئی شاید صبح جاگنے تک ٹھیک ہو۔۔۔

ویسے بھی کل کا دن کافی بھاری ہونے والا تھا۔۔۔

اور یہاں رات کو فرحانہ بیگم کو ہوش آگیا تھا اور ڈاکٹر کے مطابق انھیں کسی قسم کا stress نہ ہو۔ایان نے یہ خوشخبری مصطفیٰ صاحب کو سنائی اور وہ یہ سن کر قدر مطمئن ہوئے۔۔

صبح جب نور نماز کے لیے اٹھ گئی تو دیکھا کہ آزھاد اسکے ساتھ ہی سو رہا تھا۔۔وضو کر کے اس نے نماز ادا کی اور اپنے بابا کے لئے دعا کرنے لگی آج ان کے لئے کافی بھاری دن تھا اسے یاد تھا کہ مصطفیٰ صاحب کو سیاست سے کتنا لگاؤ تھا۔۔آج آزھاد بھی اپنے وقت سے پہلے اٹھا تھا۔۔فریش ہو کر وہ جانے کو تیار تھا کہ اچانک نور کے پاس آیا تمہیں معلوم ہے نہ آج الیکشن کا دن ہے۔۔تو نور نے جٹ سے سر ہاں میں ہلایا۔۔تو تم نے میرے لیے دعا کی۔۔تو نور نے کچھ نہیں کہا مگر اسے افسوس ہوا کہ اس نے آزھاد کے لیے دعا نہیں کی۔۔۔اور آزھاد سمجھ گیا کہ اس نے دعا نہیں کی۔۔اور کہا کیا میں اتنا بھی ضروری نہیں ہو تمھارے لیے کہ تم نے میرے لیے دعا تک نہیں کی۔۔تو نور نے فورا کہا مجھ سے بھول گیا میں ابھی کر دیتی ہو۔۔تو کرو پھر میں بھی دیکھوں کہ میری بیگم

مجھے کیا دعا دیتی ہیں۔۔یہ سنتے ہی نور نے بلش کیا اور پھر آہستہ آواز میں کہا کہ آپ کو بھی کامیابی ملے تو آزھاد نے کہا آج تو ایک ہی پارٹی جیتے گی اور اس سے پتا چلے گا کہ تم نے کس کو دل سے دعا دی تھی۔۔۔پھر وہ چلا گیا۔۔۔۔

اور اب شام کا وقت تھا ووٹوں کی گنتی جاری تھی ہر طرف لوگ اپنے پارٹی کے لئے دعا اور نارے بازی کر رہے تھے۔۔۔

اور جیسے ہی نتائج کا اعلان کیا گیا جس کے مطابق ازھاد شاہ الیکشن ہارا تھا اور مصطفی صاحب کی پارٹی جیت چکی تھی۔۔اور یہ خبر ازھاد شاہ کے لیے کسی صدمے سے کم نہیں تھی رات کو جب وہ گھر آیا تو نور سو رہی تھی ایک تو رات کے بارہ بجے تھے اور دوسرا کل کا سر درد ابی تک ختم نہیں ہوا تھا اور نہ اس کا ارادہ آزھاد کا انتظار کرنے کا تھا۔۔۔

آج ازھاد شاہ نے زندگی میں پہلی بار شدید tension کی وجہ سے شراب کا سہارا لیا تھا کیونکہ نہ تو اس کے والدین تھے یہاں اور نہ ہی الیاس اس کے پاس تھا۔۔۔اس وقت نور کو سوتا دیکھ کر اسے نور پر غصہ آیا۔۔اسے لگ رہا تھا کہ یہ سب نور کی وجہ سے ہوا۔۔اسی کی وجہ سے الیاس اس سے ناراض تھا اور شاید صبح اس نے میرے لیے دعا

بھی دل سے نہیں کی تھی (یہ سوچے بغیر کہ یہ سب تو اس نے نور کے ساتھ زبردستی کیا تھا) اسی سوچ کے ساتھ وہ لڑکھڑاتا ہوا نور کے پاس گیا اور اسے ہاتھ سے کھینچ کر کھڑا کیا اور ایک زوردار تھپڑ مارا۔۔اور نور اس اچانک افتاد پر بوکھلائی اور ساتھ ہی اس تھپڑ نے دماغ سن کر دیا تھا۔۔۔ازھاد لڑکھڑائی آواز میں مسلسل کچھ بول رہا تھا مگر ماہنور کو کچھ سنائی نہیں دے رہا اچانک ازھاد نے ماہ نور کے بال پکڑ کر اسے زور سے کھینچا اور پھر دکھادے کر باہر نکلا اور گاڑی سمندر کے کنارے لے گیا۔۔رات کے اس پہر وہاں ازھاد کو سکون ملا۔۔ مگر سر مسلسل چکرا رہا تھا اس لیے گاڑی میں بیٹھا اور سٹیرنگ پر سر رکھتے ہی سو گیا۔۔۔

ماہ نور کا سر ویسے بھی درد کر رہا تھا کہ اچانک سے اس زوردار تھپڑ اور بال پکڑنے سے دماغ پٹنے کے قریب تھا اور دکھا دینے سے وہ توازن برقرار نہ رکھ سکی اور میز کے کھونے سے سر ٹکرا گیا اور پھر کچھ دکھائی نہ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح جب ازھاد کو ہوش آیا تو سر کافی گھوم رہا تھا کچھ دیر سر پکڑنے کے بعد اسے یاد آیا کہ کل رات اس نے نور کے ساتھ کیا کیا۔۔۔یااااللہ یہ میں نے کیا کیا۔۔۔اہھہ ازھاد اہھہ یہ تم نے کیا کیا ایک معصوم کے ساتھ تمہیں تو اپنے نام پر فخر تھا کیسے کسی کے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساتھ زیادتی کر سکتے ہو۔۔۔ مجھے اسے بچانا ہو گا۔۔۔ہاں اس سے معافی مانگوں گا اپنے گناہ کا۔۔۔

کس کو پتا تھا کہ قسمت اسے یہ موقع دیتی بھی کہ نہیں۔۔۔۔۔

آزھاد نے فوراً گاڑی گھر کی طرف روانہ کی اسکا اپنا سر بھی کافی درد کر رہا تھا مگر اسے نور کی بہت فکر ہو رہی تھی۔۔ جیسے ہی وہ گھر پہنچا تو صبح کے 7 بج رہے تھے اسے نا جانے کیوں اندر کی طرف قدم بڑھانا مشکل لگ رہا تھا یا شاید ڈر لگ رہا تھا جانے ماہ نور کیسے ہو گی۔۔۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا تو کوئی بھی نہیں تھا ملازمہ کے آنے میں بھی ابی وقت تھا۔۔اسنے بے اختیار کمرے کی طرف دوڑ لگائی دل معلوم سے تیز دھڑک رہا تھا۔۔ساتھ اللہ سے اس کی سلامتی کی دعا بھی کر رہا تھا مگر جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھولا تو اندر نور زمین پر بے ہوش پڑی تھی۔۔ سر کا خون جم چکا تھا۔۔۔۔

آزھاد دوڑ کر اس کے پاس گیا اور اس کا منہ ہلا کر اسے آوازے دی مگر بے سود۔۔۔اس نے فوراً اسکی نبز check کی مگر یہ کیا اسے لگا تھا جیسے اس کی سانس بند تھی اسکی نبز معلوم نہیں ہو رہی تھی مگر پھر بھی وہ خود پر یقین نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے اس نے نور کو گود میں اٹھا کر باہر کی جانب دوڑ لگائی اور ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آوازیں دینے لگا۔۔اسکے نکلتے ہی ڈرائیور نے گاڑی نکالی اور ہسپتال کی جانب روانہ ہوا اور دل میں مسلسل اس کی زندگی کے لئے دعا کرتا رہا۔۔۔

جیسے ہی وہ ہسپتال پہنچے تو نور کو Emergency میں لے جایا گیا اور آزھاد کو باہر ہی رکنے کا کہا۔۔۔اور اس وقت وہ the great Azhad shah تو کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا بلکہ ایک ہارا ہوا شخص لگ رہا تھا جیسے اس سے اسکا سب سے قیمتی چیز کم ہونے کا ڈر ہو۔۔۔اسے معلوم نہیں ہوا کہ کب اس کی آنکھوں سے آنسوں نکلنے۔۔۔اس وقت اس نے یہ اعتراف بھی کیا کہ اسے اس چھوٹی سی لڑکی سے محبت ہو گئی ہے اس لیے پہلی دفعہ اسے دیکھ کر ہی وہ نور پر کوئی ظلم یا تشدد نہ کر سکا۔۔مگر کل رات تو وہ ہوش میں ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اک رات ہوئی برسات بہت۔۔۔۔۔۔

میں رویا ساری رات بہت۔۔۔۔۔۔۔

ہر غم تھا زمانے کا لیکن۔۔۔۔۔۔۔

میں تنہا تھا اس رات بہت۔۔۔۔۔۔

پھر آنکھ سے ایک ساون برسا۔۔۔۔۔

جب سحر ہوئی تو خیال آیا۔۔۔۔۔۔

وہ بادل کتنا تنہا تھا۔۔۔۔۔

جو برسا ساری رات بہت۔۔۔۔۔۔

اور یہاں ایان مصطفیٰ صاحب کے کہنے پر آزھاد کے گھر آیا تھا۔۔ مگر یہاں پہنچ کر اس کو security guards سے جو معلوم ہوا وہ ناکابل یقین تھا کہ تقریباً ایک گھنٹے پہلے آزھاد نور کو بہوشی کی حالت میں ہسپتال لے گیا۔۔ ایان نے فوراً وہاں کا address لیا اور مصطفیٰ صاحب کو بھی آگاہ کیا انھیں بھی پہنچنے کا کہا اور خود بھی روانہ ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ اس طرح روٹھ کر جائیں گے تم سے۔۔۔۔

کہ تم فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھ سکو گے۔۔۔۔

آزھاد مسلسل دعائیں کر رہا تھا کہ بس ایک دفعہ نور کو ہوش آجائے بس ایک بار وہ اس سے اپنے کیے کی معافی مانگ لے۔۔۔ اس سب میں کب ایک گھنٹہ گزر گیا اسے

معلوم نہ ہو سکا کہ اچانک ڈاکٹر باہر آئے اور آزھاد کو دیکھا جس نے خود کی حالت خراب کی ہوئی تھی۔۔۔وہ اس کے پاس ائے اور کہا patient آپ کی کیا لگتی ہیں تو آزھاد نے فوراً کہا۔۔۔وہ میری wife ہے کیسی ہے وہ ٹھیک تو ہے نہ۔۔۔تو ڈاکٹر نے کہا دیکھے آپ کی وائف کو پہلے ہی brain tumor ہے اور آزھاد کے لیے یہ خبر کسی دھماکا خیز انکشافات سے کم نہیں تھی۔۔۔جبکہ ڈاکٹر آگے بھی کہہ رہا تھا کہ میرے خیال سے۔۔۔کل سے انہیں pain ہو رہا تھا مگر بجائے ڈاکٹر کے پاس آنے یا دوائی کھانے کے انھوں نے سخت تکلیف برداشت کی اوپر سے انھیں سر پر چھوٹ بھی لگیں۔۔۔۔اپ ان papers پر signe کر لے۔۔۔۔۔۔تو آزھاد کے دماغ نے فورا کام کیا اور پوچھا۔۔۔کیسے papers ۔۔۔۔۔۔ دیکھے آپ کی مسز کی حالت بہت زیادہ خراب ہے ایک تو ان کی pilz normal نہیں اوپر سے tumor ان کے brain کو مسلسل damage کر رہا ہے اس لیے آپ ان پر دستخط کرے کہ اگر انہیں کچھ بھی ہو تو یہاں کا انتظامیہ اس کی زمدار نہیں ہو گی۔۔۔ Please Doctor میری وائف کو بچا لے۔۔۔۔اور یہ آزھاد ہی جانتا تھا کہ اس نے کس دل سے ان کاغذات پر دستخط کیے اور ڈاکٹر پھر چلے کیے اور آزھاد شاہ وہاں بیٹھ کر مسلسل اس کی زندگی کی دعائیں کرتا رہا۔۔۔۔۔۔۔

مصطفی صاحب جو کہ ہسپتال کے قریب ہی تھے فوراوہاں پہنچااور reciption
سے نور کا معلوم کر کے جیسے وہاں پہنچاتو آزھاد کی اس طرف پیٹھ تھی اور ڈاکٹر اس کو نور
کی حالت کے بارے میں بتارہا تھااور وہ وہی banch پر بیٹھے۔۔۔ان کادماغ اس
وقت شدید صدمے میں تھا۔۔۔اور آزھاد ڈاکٹر کے جانے کے بعد وہاں بیٹھانور کے
لیے دعا کر رہا تھا کہ اچانک اس نے محسوس ہوا کہ کوئی بیٹھا ہے تو اس نے دائیں طرف
دیکھا جہاں کچھ کرسیاں چھوڑ کر مصطفی ملک بیٹھے تھے۔۔۔۔ازھاد فوراان کی جانب آیا
اور کہا پلیززز مجھے معاف کردے یہ یہ سب میری وجہ سے ہوااس سے کہے ایک بار
بس ایک بار وہ ٹھیک ہو جائے مجھے میرے لیے کی سزادیدیں۔۔۔ازھاد مسلسل
بے خودی کی حالت میں باتیں کر رہا تھا سب الفاظ کھٹ رہے ہیں۔۔۔۔اتنے میں ایان
بھی بھاگا ہوا آیااور مصطفی صاحب کو کرسی پر بیٹھادیکھ کران کی طرف آیا مگر مصطفی
صاحب کے سامنے آزھاد گھٹنے ٹیک کر بیٹھا کچھ کہ رہا تھا۔۔۔ازھاد نے فوراوہاں پہنچ
کر آزھاد کو کھینچ کر کھڑا کیااور اسے گریبان سے پکڑ کر چیخا۔۔۔۔کیا کیا تم نے نور کے
ساتھ ہاں۔۔۔اگر میری نور کو کچھ ہوا تو میں نے تمہیں زندہ نہیں چھوڑنا۔۔۔اور
آزھاد نے بھی اس کے ہاتھ اپنے گریبان سے ہٹائے اور ایان سے آہستہ آواز میں غرا
کر کہا تمھاری نہیں میری ماہ نور۔۔۔آئندہ میں تمہارے منہ سے یہ بات نہ سنوں ورنہ

انجام اچھا نہیں ہو گا۔۔۔یہ تو نور کے ہوش میں آنے کے بعد پتا لگے گا مسٹر ازھاد شاہ کہ وہ کس کے ساتھ رہنا چاہتی ہیں ہہہہہ۔۔۔۔۔اور منہ پھیر کر مصطفی صاحب کی طرف دیکھا اور کہا ماموں نور کیسی ہے۔۔۔جس پر مصطفی صاحب نے ٹوٹے ہوئے دل سے کہا بیٹا دعا کو کہ وہ ٹھیک ہو جائے میں اپنی بچی کو کسی بھی حالت میں نہیں کھو سکتا۔۔وہ بہت عزیز ہے مجھے اس کے علاوہ اور ہے ہی کیا میری زندگی میں وہ میری واحد خوشی ہے۔۔سکون ہے میری زندگی کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا اسے ماموں انشاءاللہ وہ جلد ہی ٹھیک ہو جائے گی۔۔ہمیشہ کی طرح آج بھی ایان ان کو ہمت دے رہا تھا۔۔۔اور آزھاد prayers room کی طرف گیا تھا کبھی نماز پابندی سے نا پڑھنے والا اس ایک چھوٹی سی لڑکی کے لیے دعا کر رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔

اور دو گھنٹے انتظار کے بعد جب ڈاکٹر باہر آئے تو آزھاد دوڑ کر اس تک پہنچا اور ان سے نور کے بارے میں پوچھا۔۔۔ڈاکٹر میری وائف کیسی ہے۔۔دیکھے ہم نے بہت مشکل سے ان کا operation کیا ہے مگر ہم ابھی اتک کچھ نہیں کہہ سکتے آنے والے 24 گھنٹے ان کے لئے بہت مشکل ہے دعا کریں کہ انہیں جلد از جلد ہوش آئیں ورنہ ہم

انھیں نہیں بچا سکتے۔۔۔ڈاکٹر کے جانے کے بعد وہ سب پھر سے دعائیں کرنے لگے۔۔۔ایان نے زبردستی مصطفیٰ صاحب کو کچھ کھلایا کیونکہ انہیں دوائی کھانی تھی۔۔۔۔

اور ایک لمبے اور مشکل انتظار کے بعد شام کے 6 بجے ماہ نور کو ہوش آیا۔۔اور اس خبر سے سب کی جان میں جان آئی۔۔۔ابھی نور سے ملنے کی کسی کو اجازت نہیں تھی۔۔۔ازھاد تو فوراً شکرانے کے نوافل ادا کئے ازھاد نے بہت منت سماجت کے بعد مصطفیٰ ملک کو گھر بھیجا یہ کہہ کر کہ ابھی تو ویسے نور سے ملنے کی اجازت نہیں۔۔۔ازھاد کی بات پر ایان نے بہت مخالفت کی مگر مصطفیٰ صاحب نے ایان کو بھی جانے کا کہا۔۔ماموں آپ کیسے نور کو اس اجنبی شخص کے ساتھ اکیلا چھوڑ سکتے ہیں۔۔ایان وہ اجنبی شخص اس کا شوہر ہے اس لیے مجھے اس کے یہاں رکھنے میں کوئی problem نہیں ہے۔۔۔

مصطفیٰ صاحب نے آج پورا دن آزھاد کو نوٹ کیا تو انھیں معلوم ہوا کہ ازھاد یہ سب صرف نور کے لیے کر رہا ہے نہ کہ کسی بدلے کی وجہ سے اس لئے انہیں آزھاد کے رکنے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا۔۔۔رات کو صرف ایک ہی شخص patient

room میں رہ سکتا تھا۔۔اس لیے ازھاد canteen سے کچھ کھانے کو لا کر نور کے روم کی طرف گیا۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا تو نظر نور پر گئی جو بیڈ پر دوائیوں کے اثر سے سو رہی تھی سر پر پٹی بندھی تھی اور منہ پر oxygen mask تھا۔۔۔ساتھ ہی مشینیں لگی تھی آزھاد کو یہ دیکھ کر دکھ ہوا تھا اتنی سی عمر میں اس کو کتنی تکلیف سے گزرتا ہوا تھا اور اس میں کچھ حد تک وہ بھی زمہ دار تھا۔۔اُس نے پہلے ساری چیزوں کو table پر رکھا اور پھر نور کی طرف آیا اور زرا سا جوک کر اس کے سر کو چوما۔۔۔۔۔

""تم حقیقت نہیں ہو حسرت ہو

جو ملے خواب میں وہ دولت ہو

میں تمھارے ہی دم سے زندہ ہو

مر ہی جائوں جو تم سے فرصت ہو

تم ہو تو خوشبو،خواب کی مگر

اتنی یہ بے مروت ہو

تم ہو پہلو میں، پر قرار کیوں نہیں

یعنی ایسا ہے جیسے فرقت ہو

کس طرح چھوڑ روں تمہیں جانا

تم میری زندگی کی عادت ہو

کس لیے دیکھتی ہو آئینہ

تم تو خود سے بھی خوبصورت ہو

داستان ختم ہونے والی ہیں

تم میری آخری محبت ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چھوٹی سی لڑکی شکر ہے تم ٹھیک ہو گئی ورنہ میں کافی ڈر گیا تھا۔۔۔ابھی تو اپنے کیے کی معافی مانگنی ہے تم سے امید کرتا ہوں کہ تم مجھے معاف کر دو گی۔۔۔ازھاد نے غور کیا کہ ماہ نور کے منہ پر ابھی تک اس کے انگلیوں کے نشانات تھے اسے بے اختیار شرمندگی ہوئی کہ اگر مصطفیٰ صاحب نے یہ دیکھا ہوتا تو وہ کبھی بھی اسے نور کے پاس رکھنے نہ دیتا۔۔۔۔

ازھاد قریب ہی chair پر نور کے قریب بیٹھا تاکہ اگر نور کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو وہ آسانی سے سن سکے۔۔۔۔وہ مسلسل اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا نا جانے کب یہ چھوٹی سی لڑکی اس کی زندگی بن گئی اس نے خود سے پوچھا کہ کوئی دو تین دن میں کیسے اتنا عزیز ہوتا ہے شاید نکاح کا پاک رشتہ ایسا ہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

کل جانے کیا ہو گا وہ اس کی بات سنے گی یا نہیں۔۔۔ مگر اسے امید نہیں ہارنی تھی۔۔ غلطی کی ہے تو معافی بھی مانگی تھی اور تب تک مانگنی تھی جب تک وہ معاف نہ کر دے۔۔۔۔۔

اس کی ساری رات سوتے جاگتے گزری۔۔۔ صبح مصطفیٰ صاحب بہت جلدی آ گئے۔۔ماہ نور ابھی تک سو رہی تھی تو مصطفیٰ صاحب نے ازھاد کو گھر جانے کا کہا اور یہ کہ کچھ دیر آرام بھی کر لے مگر ازھاد نہیں مانا۔۔تو مصطفیٰ صاحب نے تھوڑا سخت گوری کے ساتھ کہا جس پر ازھاد نے صرف اتنا کہا کہ وہ کچھ دیر میں فریش ہو کر واپس آئے گا۔۔۔ساتھ ہی ازھاد نے نور کو ایک نظر دیکھا اور پھر وہ چلا گیا۔۔۔ مصطفیٰ صاحب نور کے پاس آئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا میری بچی اللہ تمہیں جلد صحتیاب کرے۔۔اور پھر ایک گھنٹے تک نور کو ہوش آنے لگا۔۔۔ جیسے ہی اس نے

آنکھیں کھولی تو کمرے کے چت کو دیکھنے لگی اور کچھ دیر دیکھنے کے بعد اسے یاد آیا کہ ازھاد نے اس کے ساتھ کیا کیا تھا۔۔ ساتھ ہی سر میں درد کی ایک شدید لہر دوڑی۔۔ تو آنکھوں میں آنسوں آ گے۔۔۔ مصطفیٰ صاحب نے اس کی سسکی سنی تو دوڑ کر آئے نور میری بیٹی کیا ہوا درد ہو رہا ہے کیا میں ڈاکٹر کو بلاؤ۔۔ تو نور نے کہا نہیں بابا میں ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ۔۔۔ کیسے ہے۔۔۔ آپ کو۔۔ پتا ہے میں۔۔ نے آپ کو اتنا مس کیا۔۔ اور ساتھ ہچکیوں سے رونے لگی۔۔۔ بابا مجھے لگا میں مر جائوں گی اور آپ سے اور ماما سے نہیں مل سکو گی۔۔۔ بیٹا کیا ازھاد نے تم سے کچھ کہا تھا جس سے تمھیں pain start ہوا۔۔ بیٹا مجھے سچ بتاناسب۔۔۔ نور کو سوچتا دیکھ کر مصطفی صاحب نے کہا۔۔۔ اور ساتھ نورا نہیں شروع سے سب بتانے لگی کہ کیسے ان کا نکاہ ہوا وہ بھی صرف ان سے الیکشن جیتنے کے لئے۔۔ اور ہارنے پر ازھاد نے اسے مارا تھا۔۔ یہ سب سنتے ہی مصطفی صاحب کے دل کو کچھ ہوا وہ تو آزھاد کو اچھا سمجھ رہے تھے مگر وہ تو ۔۔۔ بابا اس وقت مجھے بہت تکلیف ہو رہی تھی میں نے سوچا اچھا ہی ہو گا اگر میں مر جاؤں مجھ سے اور تکلیف برداشت نہیں ہوتی۔۔۔۔

نہیں میری بچی ایسا نہیں کہتے آللہ ناراض ہوتا ہیں۔۔ اب تم جو جیسا چاہو گی ویسا ہی ہو گا

بابا تمھارے ساتھ ہے۔۔ مصطفی صاحب کو نور یہ سب باتیں کرتی اپنی عمر سے بڑھی لگی شائذان حالات نے اسے وقت سے پہلے بڑا کر دیا۔۔۔اور ازھاد جو فریش ہو کر واپس آیا تو نور کو مصطفی صاحب سے باتیں کرتے دیکھ کر واپس باہر نکلنے والا تھا کہ اسے نور کی آواز آئی جو مصطفی صاحب سے کہہ رہی تھی کہ اچھا ہی ہوتا اگر میں مر جاتی مجھ سے اور تکلیف برداشت نہیں ہوتی۔۔۔یہ سن کر اس کا دل لرز گیا تھا نور ایسے کیسے کہہ سکتی ہے تو کیا وہ اسے معاف بھی نہیں کریں گی۔ نہیں ابھی نور ناراض ہیں مجھ سے اس لئے وہ ایسا کہہ رہی ہے میں منالوں گا اسے ہاں۔۔۔۔

اتنے میں ڈاکٹر نے نور کا checkup کیا اور مصطفی صاحب کو ساتھ آنے کا کہا۔۔۔ان کے جانے کے بعد آزھاد نور کے لیے کھانا لے کر آیا اور جیسے ہی اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ نور نے اسے دیکھتے یہ چہرہ دوسری طرف موڑ دیا ازھاد کو دکھ ہو مگر اس نے خود کو ہمت دی اور نور کے پاس آیا اور کہا۔۔۔۔ کیسی ہو ماہ۔۔۔۔۔

بد قسمتی سے زندہ ہو۔۔۔ چہرہ ویسے ہی دوسری سمت تھا۔۔۔ اللہ نہ کریں تمہیں کچھ ہو۔۔ ماہ اسی بات نہ کرو مانتا ہو ناراض ہو مجھ سے مگر یو تو خود کے بارے میں نہ بولو۔۔۔ تم مجھے اپنے کیے کی سزا دے سکتی ہو۔۔ مجھے سزا دو تا کہ میں دوبارہ ایسا نہ

کو سکو۔۔۔اتنے میں مصطفی صاحب بھی آ گیے نور نے انہیں دیکھ کر کہا بابا ان سے کہے یہاں سے چلے جائے مجھے ان کو دیکھ کر اپنی تکلیف بڑھتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔۔۔اس کی بات پر ازھاد فوراً اٹھا اچھا ٹھیک ہے ماہ میں چلا جائوں گا مگر تم خود کو تکلیف نہ دو۔۔۔۔اللہ حافظ کہتا اپنی ماہ پر ایک نظر ڈالتا نکلتا چلا گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔تیری دنیا میں کیا کروں مالا

میری دنیا بچھڑ گئی مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔۔

آج ایک ہفتہ ہو گیا ماہ نور کو اپنے بابا کے گھر۔۔۔ایان تقریباً ایک دو روز بعد نور سے ملنے آتا۔۔۔مصطفی صاحب نے سیاست چھوڑ دی ان کے خیال میں اگر ازھاد شاہ نے نور سے سیاست کی وجہ سے شادی کی۔۔۔تو کل کو کوئی اور ایسا کرے انھیں سیاست سے بہت لگاؤ تھا مگر اپنی فیملی سب سے زیادہ عزیز تھی۔۔۔۔فرہانہ بیگم اور مصطفی صاحب ہر وقت نور کو باتوں میں لگا کر رکھتے۔۔۔مگر جانے کیوں اس کا دل ایک ہفتے مرجھایا ہوا تھا۔۔۔اسے آزھاد کی وہ ساری باتیں اور معافیاں جھوٹ لگی تھی کیونکہ اس نے دوبارہ مڑ کر اس کا حال تک نہ پوچھا۔۔۔۔

اور یہاں ازھاد نے مصطفیٰ صاحب سے معافی مانگی اور انگلینڈ جا کر اپنے ماما بابا کو ماہ نور سے شادی کا بتایا۔۔پہلے تو وہ سخت ناراض تھے کیونکہ اس نے ایک معصوم پر تشدد کیا۔۔۔ مگر جو کچھ دن اس نے وہاں گزارے اس سے انہیں معلوم ہوا کہ وہ سچ میں اپنے کیے پر پشیمان ہے۔۔اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ تھا کہ آزھاد شاہ نے ان کا بزنس جوائن کرنے کی بجائے سیاست میں انٹرسٹ ہونے کی وجہ سے سیاست کو جوائن کیا۔۔۔اب اس نے اپنی ساری activity's ختم کی اور بابا کا بزنس جوائن کیا۔۔اور اب ایک ہفتے سے اس نے سب کو منا لیا تھا اور اب سب واپس پاکستان جا رہے ہیں۔۔اب صرف ماہ نور کو منانا رہ گیا تھا۔۔کیونکہ باقی سب تو راضی ہو چکے تھے۔۔۔اس نے ایک ہفتے میں اسے بہت مس کیا تھا۔۔اسے یقین تھا کہ وہ اسے منا لے گا۔۔۔اس ایک ہفتہ کو اس سے دور رہنے کا مقصد یہ تھا کہ اگر وہ اس سے دوبارا ملے تو اس کی طبیعت تھوڑی ٹھیک ہو۔۔۔اب پاکستان پہنچ کر اس کا ارادہ سب سے پہلے اپنی ماہ سے ملنے کا تھا۔۔۔

جب وہ پاکستان پہنچے تو باقی سب گھر چلے گئے اور آزھاد نے گاڑی نور کے گھر موڑ لی۔۔چونکہ رات کے 2 بج رہے تھے ازھاد پائپ لائن کے زریعے ماہ کے کمرے تک

پہنچ گیا۔۔۔اندر داخل ہونے پر اس نے اپنی ماہ کو دیکھا جو سو رہی تھی کمرے میں صرف چاند کی روشنی تھی۔۔۔اس میں بھی آزھاد کو ماہ نور کے چہرے پر زردی اور پہلے سے کمزور نظر آ رہی تھی۔۔۔وہ آہستہ سے قدم اٹھاتا اس کی طرف آیا اور آہستہ سے اس کے ساتھ دراز ہو گیا۔۔پھر اس کے چہرے کو غور سے دیکھتا رہا۔۔کتنا یاد کیا تھا اس نے اپنی ماہ کو۔۔۔پھر آہستہ سے اس کا سر اپنے سینے پر رکھ دیا۔۔اور ماہ نور تو دوائی کے اثر سے سو رہی تھی اس لئے نہیں جاگی۔۔۔۔ازھاد نے سکون سے آنکھیں بند کی۔۔اتنے دنوں بعد اسے سکون ملا تھا۔۔۔آج تو آزھاد کافی زیادہ تھکا ہوا تھا۔۔اس لیے کب وہ وہی سو گیا اسے اندازہ ہی نہ ہوا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صبح جب نور نماز کے لیے جاگی تو اندھیرے کی وجہ سے اس کو کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔۔مگر وہ ہل ہی نہیں پا رہی تھی اس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیا ہوا ہے اتنے میں اسے اپنے چہرے پر کسی کی سانسیں محسوس ہوئی۔۔تو ڈر کی وجہ سے اسے رونا آ گیا۔۔اور آزھاد جس نے نور کے گرد بازو پھیلا کر اسے سختی سے خود کے پاس جیسے قید کیا ہوا تھا۔۔اب نور کے ہلنے سے وہ جاگ گیا تھا مگر خود کو سوتا ظاہر کیا۔۔۔کہ نور کیا کرتی ہے مگر اس کی سسکیاں سن کر اس نے نور کے کان کے قریب ہلکی آواز میں

کہا۔۔ ششششش میری چھوٹی سی وائف کیا ہوا کیوں اتنی صبح اپنا پسندیدہ شوق (رونے والا
)شروع کیا ہوا ہے۔۔۔اور ادھر ماہ نور ازھاد کی آواز سن کر خاموش تو ہوئی مگر اب
اس کے اتنا قریب ہونے کا خیال آتے ہی کانپنے لگی۔۔۔ازھاد نے جب محسوس کیا کہ
نور مسلسل کانپ رہی ہے تو اس کی بیماری کی وجہ سے اس جلدی سے الگ ہو گیا۔۔اور
لائٹ آن کی۔۔۔ماہ تم ٹھیک ہو۔۔اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر
کہا۔۔اور اس کے آنسوں صاف کیے۔۔۔تو ماہ نور نے سر ہاں میں ہلایا کر۔۔ ہلکی آواز
میں کہا۔۔آپ یہاں کیسے آئے میں تو جب سو رہی تھی تو یہاں کوئی بھی نہیں
تھا۔۔ارے ہاں میں تو آدھی رات کو اپنی چھوٹی سی وائف سے ملنے آیا تھا مجھے لگا
تمہیں میری یاد آرہی ہو گی۔۔۔بس اسی لیے۔۔اب تم بتاؤ مجھے کتنا یاد کیا۔۔۔میں نے
آپ کو یاد نہیں کیا۔۔اور ویسے بھی آپ نے ایک دفعہ بھی میری طبیعت کا معلوم
کرنے نہیں آئے۔۔۔انجانے میں ہی اس نے ازھاد سے شکوہ کیا۔۔۔اور ازھاد نے
بے اختیار اسے گلے لگایا اور کہا ہر سوال کا جواب دوں گا، ہر غلطی کی معافی مانگو گا مگر
یہاں نہیں۔۔۔اپنے گھر اپنے کمرے اور اپنے طریقے سے۔۔۔اور جہاں تک بات
تمہاری مجھے یاد کرنے کی ہے تو وہ کل رات تم جو مجھے نیند میں پکار رہی تھی اس سے ہی
مجھے معلوم ہوا۔۔۔اس کی پہلی بات پر پہلے تو نور نے بلش کیا اور پھر دوسری بات پر

شرمندگی سے کہا نہیں میں نے ایسا بھی نہیں کہا ہوگا۔۔اب آپ بھی چلے جائیں کوئی آجائے گا۔۔۔میں بھی نماز پڑھ لوں۔۔اور نور جب وضو کر کے باہر آئی تو ازھاد نے باترو م جاکر وضو کیا اور پھر نور کے پاس آیا اور دونوں نے مل کر نماز ادا کی اور پھر آزھاد نے نور کے سر کو چوم کر اسے اپنا خیال رکھنے کا کہا اور خود چلا گیا جیسا آیا تھا ویسا ہی۔۔۔

آزھاد کے جانے کے بعد نور اس بارے میں سوچ رہی تھی کہ کیا وہ آزھاد شاہ کو معاف کردے۔۔اگر اس نے دوبارہ ویسا ہی کیا تو۔۔۔اور ایان اس کا کیا ہوگا وہ اسی سوچ میں گم تھی کہ فرحانہ بیگم اس کے لیے ناشتہ لے آئیں۔۔۔۔

ارے میری بیٹی کس سوچ میں گم ہے کہ ماما کے آنے کا معلوم ہی نہیں ہوا۔۔۔۔

کچھ نہیں ماما۔۔۔۔اگر کچھ پوچھنا چاہتی ہو تو پوچھ لو۔۔اس طرح اپنے دماغ پر زور نہ ڈالو ڈاکٹر نے منع کیا ہے۔۔۔۔۔

ماما اگر ازھاد مجھ سے معافی مانگ لیں تو کیا میں معاف کردوں انھیں۔۔۔۔

بیٹا اس بارے میں تم سب سے بہتر جانتی ہو۔۔کچھ دن ہی صحیح مگر تم نے اس کے ساتھ وقت گزارا ہے اب جو تمھیں صحیح لگتا ہے وہی کرو۔۔۔۔۔

مگر ماما مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔ plzz آپ ہی کچھ بتا دے اگر آپ میری جگہ ہوتی تو کیا کرتی۔۔۔۔

بیٹا میرے خیال سے ازھاد کو ایک موقع ملنا چاہیے نکاہ کا رشتہ بہت پاک اور مقدس ہوتا ہے اسے یوں ختم نہیں کرنا چاہیے اللہ نے خود اس رشتے کو عزت دی۔۔۔اور ویسے بھی اگر اس نے دوبارہ کچھ کہا تو تم یہاں آ جانا باقی تمھاری مرضی کیونکہ اس کے ساتھ تم نے زندگی گزارنی ہے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

ازھاد وہاں سے گھر آیا تو 7 بج چکے تھے اور فریش ہو کر الیاس کے دفتر روانہ ہوا کیونکہ اس وقت وہ اپنے دفتر آتا تھا۔۔۔ جیسے ہی ازہاد وہاں پر پہنچا تو دیکھا کہ الیاس بھی ابھی آیا تھا۔۔اور اس سے آگے ہونے کی وجہ سے اس کو ازہاد کے آنے کا معلوم نہیں ہوا تھا۔۔ جیسے ہی الیاس نے آفس میں انٹر ہوا تو ایک ضروری کام یاد آتے ہی فورا laptop on کیا۔۔اتنے میں ازہاد وہاں آیا۔۔ہیلو بڈی کیسے ہو۔۔۔الیاس نے فوراً سر اٹھا کر اسے دیکھا اور کہا تم یہاں کیا کر رہے ہو نکلو فوراً یہاں سے۔۔۔اررررےےےےے یار کچھ بولنے کا موقع تو دو فوراً ہی نکالنا شروع کر

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیا۔۔۔مجھے کچھ نہیں سننا تم جاؤ یہاں سے مجھے ایسا انسان اپنے دوست کی شکل میں نہیں چاہیئے جو کہ عورتوں کو بدلہ لینے اور ان کو کمزور سمجھے۔۔۔یار اب معافی کا موقع تو دو پہلے ہی بیویوں کی طرف شکوے شروع کر دیا۔۔اچھا سن نہ معاف کر دے یاد سب سے معافی مانگ لی even ماہ سے بھی۔۔اب تو تو بھی معاف کر دے میرا یار نہیں ہے۔۔۔جب الیاس نے یہ سنا اس نے سب سے معافی مانگ لی تو اس نے بھی معاف کر دیا۔۔۔اچھا ٹھیک ہے میرا مقصد ویسے بھی تمہیں یہ احساس دلانا تھا کہ کبھی بھی عورت کو استعمال نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی اسے کمزوری سمجھ کر ان پر تشدد کرنا چاہیئے۔۔۔اس کو اللہ اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔۔ایک اچھے دوست ہونے کے ناطے تمہیں ہر غلط کام سے روکنا میرا فرض ہے ۔۔۔اور پھر دونوں گھلے ملے تو ازھاد نے کہا میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تم جیسا دوست سب کو دے۔۔۔آمین۔۔۔۔چل اب میں چلتا ہوں ماما بابا آئے ہے پاکستان ان کو لے کر ماہ کے گھر جانا ہے۔۔اللہ حافظ

🌹🌹🌹🌹🌹🌹

سب Lunch کے بعد نور کے گھر جانے کی تیاریاں کر رہے تھے اور ایک گھنٹے میں

وہ سب ملک ویلا میں تھے۔۔ مصطفی صاحب اور فرحانہ بیگم نے سب کا خوش دلی سے۔ welcome کیا۔۔اور ازھاد کے بابا ایاز شاہ نے ان سے بات شروع کی۔۔بھائی صاحب ہم آپ سے بہت شرمندہ ہیں کہ ازھاد نے جو سب کیا۔۔۔اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا اس کے لئے میں آپ سے معافی مانگتا ہوں۔۔ارے میں نے معاف کیا اسے۔۔۔بچہ ہے ابھی اور اپنی غلطی تسلیم کر کے اس نے مجھ سے پہلے ہی معافی مانگ لی ہے۔۔۔مگر میں نے ابھی تک اس معاملے میں اپنی بچی کی رائے نہیں لی یہ سوچ کر کہ کئی اس کی طبیعت خراب نہ ہو جائے۔۔۔بھائی صاحب آپ ہماری بیٹی کو بلا لے ہم خود ہی پوچھ لینگے۔۔فرحت بیگم نے کیا۔۔تو فرحانہ بیگم نور کو لینے چلی گئی۔۔۔

جب نور آئی فرحانہ بیگم کے ہمراہ تو فرحت بیگم نے بے اختیار ماشاءاللہ کہا۔۔کیونکہ نور بہت حسین لگ رہی تھی صبح سے اس کے چہرے پر ایک الگ ہی چمک تھی جس سے اس کی خوبصورت آنکھیں چمک رہی تھی۔۔۔

بیٹا یہاں میرے پاس بیٹھ جائے۔۔فرحت بیگم نے نور سے کیا تو نور نے جھکے سر کے ساتھ ان کے پہلو میں بیٹھی۔۔بیٹا میں آزھاد کی ماما ہوں اور یہ بابا ہے آزھاد کے۔۔تو

نور نے جٹ سے سلام کیا۔۔۔بیٹا ہم آپ سے شرمندہ ہیں جو بھی تمہارے ساتھ آزھاد نے کیا۔۔بیٹا کیا تم اسے معاف کر کے اسے ایک موقع دو گی میں نے خود اسے تمھارے لیے تڑپتے دیکھا ہے ورنہ میں کبھی بھی اس کا ساتھ نہ دیتی۔۔آنٹی میں نے انھیں معاف کیا۔۔شائد میرے ساتھ یہی ہونا تھا اور ایسا ہی ہونا تھا۔۔۔اور پھر سب نے مل کر اس جمعے کو رخصتی کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے جمعے کا دن بھی آ گیا آزھاد شاہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اور جب رخصتی کے وقت ماہ نور روئی تو سب کو ساتھ رلا یا۔۔اور اس کی طبیعت کا سوچ کر آزھاد نے بنا لوگوں کی پرواہ کئے نور کو گلے لگایا اور کہا یار بس بھی کو اور کتنا رونا سے میں کونسا تھا خلا میں لے کر جا رہا ہوں جو تم نے اتنا رونا ڈالا ہوا ہے۔۔۔

پھر سارے رسموں کے بعد نور کو کمرے میں لے جایا گیا۔۔۔جب کچھ دیر بعد آزھاد کمرے میں داخل ہوا تو پہلے نور کا گھونگھٹ اٹھایا تو دیکھا کہ نور بہت حسین لگ رہی تھی۔۔اس نے بے اختیار ماشاءاللہ کہا جس سے نور نے بلش کیا۔۔نور سنو میں نئ زندگی کی شروعات سے پہلے تم سے اپنے کیے کی معافی مانگنا چاہتا ہوں جانتا ہوا اس سب

کی کوئی معافی نہیں شائد اسی لیے اللہ نے شراب کو حرام قرار دیا ہے کہ انسان اپنے ہوش میں نہ ہونے کی وجہ سے وہ سب کرتا ہے جس پر بعد میں اسے سب سے معافی مانگی پڑھتی ہے۔۔۔اگر ہو سکے تو مجھے معاف کر دو۔۔بلکہ نہیں مجھے سزا دے دو تا کہ میں آئندہ ایسا نہ کرو۔۔۔

آزھاد میں نے آپ کو معاف کیا۔۔شائد یہ نکاہ کا پاک رشتہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہم چاہے جتنا بھی اپنا دل سخت کر لے تو بھی اپنے شریک حیات کو سزا نہیں دے سکتے۔۔اور اب بس اس بات کو چھوڑے میری منہ دکھائی دی مجھے۔۔نور نے ہاتھ پھیلا کر کہا۔۔۔

یہ رہا میڈم۔۔۔ایک خوبصورت ہیرے کا سیٹ۔۔۔۔

واووو آزھاد یہ تو بہت خوبصورت ہے۔۔کہا سے لیا۔۔۔

جب میں انگلینڈ میں تھا وہی دیکھا اور پسند آنے پر خرید لیا۔۔۔چلو اب منہ دکھائی تو ہو گئی اب زرا تمھاری تعریف ہو جائے۔۔۔

نہیں اززھاد مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔

ارے ایسے کیسے سو جاؤں گی اتنے دنوں سے ویٹ کیا ہے تمھارا۔۔۔

وووونور کو بہانا نہیں سوچ رہا تھا کہ اچانک اس نے کہاہاں آزھاد جب میں رات کو دیر

سے سو جاؤں تو سر میں درد ہوتا ہے۔۔۔

تو میں کونسا جاگنے کا کہہ رہا ہوں۔۔۔ چلو تم change کر و پھر سوتے ہیں

پھر نور کے آنے کے بعد آزھاد نے نور کا سر اپنے سینے پر رکھا اور سکون سے سو گیا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

آج ان کا ولیمہ تھا نور کو خوبصورت سے سفید رنگ کے فراک اچھے سے میک اپ کر

کے تیار کیا تھا۔۔۔ دونوں کے جوڑی کمال تھی مگر نور کی عمر کم ہونے کی وجہ سے اس کا

قد آزھاد کے کندھوں سے بھی تھوڑا نیچے تھا۔۔

ویسے آج یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ میری چھوٹی سی وائف بہت اچھی لگ رہی ہے۔۔۔

آزھاد مجھے چھوٹی کہنا بند کریں اگر اتنا ہی مسئلہ تھا میرے قد سے تو نا کرتے مجھ سے

شادی۔۔۔

نور اس کے بار بار چھوٹی کہنے پر غصہ ہوئی اور پھر روٹھے لہجے میں منہ دوسری طرف

موڑا۔۔۔۔

اچھاااسوری آئندہ نہیں کہوں گا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

نور کی شادی کا سن کر ایان کو تکلیف ہوئی مگر نور کی خوشی اور اپنے قسمت کا فیصلہ سمجھ کر اس نے سمجھوتا کیا۔۔ لیکن فلحال اسے کچھ وقت درکار تھا ان سب باتوں کو بھلانے کے لیے۔۔۔۔

❤ ختم شدہ ❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین